ختمِ نبوّۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۹
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

تحریکِ ختمِ نبوت کی یاد میں

سینہ بہ سینہ ذوقِ جرم یار ہر سر کے بعد

ایک کے بعد ایک گولی چلتی رہی

۹ آدمی شہید ہوئے

اور اذان مکمل ہو گئی

اللہ کی قدرت کا

ایک عبرت انگیز واقعہ

ماں کی دُعا جنّت کی ہوا

"اے میرے معبود میرے پروردگار تو اسکو سعادت عطا فرما کر میرے مرنے کے بعد اس کا مقام ایسی جگہ متعین فرما جو نہ آسمان میں ہو اور نہ زمین میں"

(ایک سعادت مند بیٹے کیلئے ماں کی دُعا)

الصلوٰۃ معراج المومنین

"نماز مومن کی معراج ہے"

نماز کی پنج وقتہ ادائیگی کا حکم اور ترغیب قرآن مجید فرقان حمید میں اور طریقہ و طرز ادائیگی کی تمام تر تفاصیل احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام اور سنتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مرقوم و محفوظ ہیں جس پر عمل کرتے ہوئے اُمتِ مسلمہ اپنے معبودِ حقیقی وحدہٗ لاشریک کی بارگاہِ الوہیت میں سرِ عبودیت خم کرتی چلی آ رہی ہے

مرزا قادیانی کی قرآن دانی

جب مرزا قادیانی نے قرآن و حدیث کو اپنی مطلب براری کیلئے استعمال کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فہم قرآن کا مادہ ہی سلب کر لیا۔

امریکی قونصلیٹ کی ربوہ آمد

اور مرزا طاہر کا اکھنڈ کی حمایت میں بیان

ربوہ میں ۲۴ گھنٹے تک قادیانی لیڈروں سے خفیہ ملاقاتیں

امریکہ کی جانب سے پاکستان کی امداد بند

اور قادیانیوں کی حمایت

ہر مسلمان کو پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے

(ماخذ "درسِ قرآن" مولفہ جناب محمدؐ احمد صاحب "درس نمبر ۳۸۴، جلد سوم")

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اپنی فکر کرو جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے وہ تم سب کو جتلا دیں گے جو جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے۔

تفسیر و تشریح: گذشتہ آیات میں رسم پرست کفار کی ایک جہالت کا ذکر تھا۔ کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کر کے حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھو تو وہ جواب دیتے کہ ہم کو ان احکام اور رسول کی ضرورت نہیں ہم کو تو اپنے باپ دادوں کا طریقہ کافی ہے۔ تو کفار کی یہ جہالت اور ایسی ایسی جہالتیں ان کی بکثرت تھیں جن کو سن کر مومنین کو رنج و افسوس ہوتا اس لیے مومنین کو اس آیت میں بتلایا جاتا ہے کہ کفار رسوم شرکیہ اور آباؤ اجداد کی اندھی تقلید سے باوجود اس قدر نصیحت اور فہمائش کے باز نہیں آتے تو تم زیادہ ان معاندین کی فکر میں مت پڑو۔ تم اپنی اصلاح اور ہدایت کی فکر کرو۔ کسی کی گمراہی سے تمہارا کوئی نقصان نہیں بشرطیکہ تم سیدھی راہ پر چل رہے ہو۔ سیدھی راہ وہی ہے کہ آدمی ایمان تقویٰ اختیار کرے۔ خود برائی سے رُکے اور دوسروں کو روکنے کی امکانی کوشش کرے پھر بھی لوگ اگر برائی سے نہ رکیں تو اس کا کوئی نقصان نہیں۔ سب اگلے پچھلے جب خداوند قدوس کے سامنے پیش ہوں گے۔ تب ہر ایک کو اپنا عمل اور انجام نظر آنے لگا۔ اس آیت میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ جب تم دین کی راہ پر چل رہے ہو اور واجبات دین کو ادا کر رہے ہو اس طرح کہ اپنی بھی اصلاح کر رہے ہو اور دوسروں کی بھی اصلاح کی کوشش کر رہے ہو تو جو شخص باوجود تمہاری سعیٔ اصلاح کے بھی گمراہ رہے تو اس کے گمراہ رہنے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ چنانچہ اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے۔ پھر وہ تم سب کو جتلا دیں گے جو جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے، اور جتلا کر حق پر ثواب اور باطل پر عذاب کا حکم نافذ فرمائیں گے۔“

اس آیت میں گو روئے سخن بظاہر مسلمانوں کی طرف ہے لیکن ان کفار کو بھی متنبہ کرنا ہے جو باپ دادا کی کورانہ تقلید پر اڑے ہوئے تھے یعنی اگر تمہارے باپ دادا راہ حق سے بھٹک گئے تو ان کی تقلید میں اپنے کو جان بوجھ کر کیوں ہلاک کرتے ہو۔ انہیں چھوڑ کر تم اپنی عاقبت کی فکر کرو اور اپنے نفع نقصان کو سمجھو۔ باپ دادا اگر گمراہ ہوں اور اولاد ان کے خلاف راہ حق پر چلنے لگے تو آباؤ اجداد کی یہ مخالفت اولاد کو قطعاً مضر نہیں۔ یہ خیال محض جہالت کے ہیں کہ کسی حال بھی آدمی باپ دادا کے طریقے سے قدم باہر نہ رکھے۔ رکھے گا تو ناک کٹ جائے گی۔ عقل مند کو چاہیئے کہ انجام کا خیال کرے اور خدا کے پاس جانے سے پہلے اپنے سب کام ٹھیک کرے۔

اس آیت کا محض ترجمہ دیکھنے سے سرسری طور پہ یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ انسان جب خود ٹھیک ہو تو اس کو دوسروں کی بے راہ روی ضرر رساں نہیں ہو سکتی اس لیے اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ اور ایسا خیال کرنا غلطی ہے۔ آیت کا یہ مطلب نہیں کہ کسی کو برا کام کرتے دیکھا جائے تو اس کو منع نہ کیا جائے کہ ہمیں اس کی برائی کیا نقصان دے گی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اس کے بعد بھی اگر کوئی ضد و عناد اور ہٹ دھرمی سے اپنی گمراہی پر جما ہے۔ تو پھر اس کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی کیونکہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کر چکے۔ آیت کا ظاہری الفاظ سے یہ سمجھنا کہ ہر انسان کو صرف اپنے عمل اور اپنے اصلاح کی فکر کافی ہے۔ دوسرے کچھ بھی کرتے رہیں۔ ان پر دھیان دینے کی ضرورت نہیں۔ تو یہ بات قرآن و حدیث کی صد ہا تصریحات کے خلاف جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اسلام کا اہم فریضہ اور اس امت مسلمہ کی امتیازی خصوصیت قرار دیا ہے۔ اسی لیے اس آیت کے نازل ہونے پر صحابہ کرامؓ کو شبہات پیش آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے گئے۔ آپؐ نے توضیح فرمائی کہ یہ آیت احکام امر بالمعروف کے منافی نہیں۔ امر بالمعروف کو چھوڑ دو گے تو مجرموں کے ساتھ تم بھی ماخوذ ہو گے اسی لیے حضرت سعید ابن جبیرؓ سے آیت کی یہ روایت و تفسیر نقل کی گئی ہے کہ تم اپنے واجبات شرعیہ کو ادا کرتے رہو جن میں جہاد اور امر بالمعروف بھی داخل ہے۔ یہ کچھ کرنے کے بعد بھی جو لوگ گمراہ رہیں تو تم پر کوئی نقصان نہیں۔

حضرت قیس بن ابی حازمؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک خطبے کے دوران حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگو! تم یہ آیت یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم۔ پڑھتے ہو اور اس کے یہ مطلب غلط سمجھتے ہو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضروری نہیں حالانکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو لوگ کوئی گناہ ہوتا ہوا دیکھیں اور مقدور بھر اس کو روکنے کی کوشش نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کے ساتھ ان دوسرے لوگوں کو بھی عذاب عام میں پکڑ لے۔

الغرض اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو چکی کہ ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ اچھے کام کی طرف بلا دے اور ناجائز امور سے ممانعت اور روک تھام کرے یا کم از کم ان سے اظہار نفرت کرے۔ یہاں آیت میں اصلاح خلق کی فکر میں سب کچھ قربان کرنے والے مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ جب تم نے حق کی تبلیغ و تعلیم میں مقدور بھر

باقی صفحہ ۲۶ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

۲۱ ذوالحجہ تا محرم الحرام ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ جولائی ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۱۰ | شمارہ نمبر ۶

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ ہر مسلمان کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے ———— ۲

۲۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ———— ۴

۳۔ امریکی قونصلیٹ کی ربوہ آمد (اداریہ) ———— ۵

۴۔ الصلوٰۃ معراج المومنین ———— ۷

۵۔ اللہ کی قدرت کا ایک واقعہ ———— ۹

۶۔ علم اللہ تعالیٰ کی نعمت عظیم ہے ———— ۱۰

۷۔ حق گوئی و بے باکی (چند واقعات) ———— ۱۳

۸۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ———— ۱۴

۹۔ تحریک ختم نبوت کی یادیں ———— ۱۵

۱۰۔ ماں کی دعا جنت کی ہوا ———— ۱۶

۱۱۔ حضرت مولانا سید احمد شہیدؒ ———— ۱۷

۱۲۔ جیتی شوگر کیلئے مفید ہے ———— ۱۸

۱۳۔ غیبت، چغلخوری، عیب جوئی (قسط وار) ———— ۱۹

۱۴۔ مرزا قادیانی کی قرآن دانی ———— ۲۱

۱۵۔ قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے (قسط وار) ———— ۲۳

۱۶۔ اخبار ختم نبوت ———— ۲۵

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ ... کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۸۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

مولانا آزاد

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

موزوں کلام میں جو ثنائے نبی ہوئی
تو ابتدا سے طبع رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصفِ پیغمبر رقم ہوئی
کاشانۂ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

ظلمت رہی نہ پر تو حسنِ رسولؐ سے
بیکار اے فلک شبِ مہتاب بھی ہوئی

ساقیٔ سلسبیل کے اوصاف جب پڑھے
محفل تمام مست مئے بیخودی ہوئی

تاریک شب میں آپ نے رکھا جہاں قدم
مہتاب نقشِ پا سے وہاں روشنی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادۂ عشقِ رسولؐ کا
جنت کی راہ اس کیلئے ہے کھلی ہوئی

آزادؔ اور فکر جگہ پائے گی کہاں ؟
اُلفت ہے دل میں شاہِ زمن کی بھری ہوئی

امریکی قونصلیٹ کی ربوہ آمد اور مرزا طاہر کا اکھنڈ کی حمایت میں بیان

سینیٹ کے چیئرمین جناب وسیم سجاد ایک وفد کے ہمراہ امریکہ گئے تاکہ پاکستان کی امداد جو امریکہ نے روک رکھی ہے اسے بحال کرایا جائے۔ انہوں نے وہاں متعدد امریکی ایوان نمائندگان سے ملاقات کر کے امداد بحال کرنے کی کوشش کی لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

سینیٹ کے چیئرمین امداد بحال کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ جب امریکی ایوان نمائندگان میں امداد کی بحالی کے لیے قرارداد پیش کی گئی تو وہ قرارداد مسترد ہو گئی۔ قرارداد کے حق میں ۱۹۱ اور میں ۲۵۲ ووٹ آئے۔ ادھر سینیٹ کے چیئرمین امداد کی بحالی کے لیے وفد کے ہمراہ امریکہ کے دورے پر گئے۔ ادھر امریکی قونصلیٹ نے ربوہ جا کر ۴ گھنٹے تک قادیانی لیڈروں سے خفیہ ملاقات کی۔ اس سے پہلے بھی امریکی قونصلیٹ اور سفراء ربوہ کا دورہ کر چکے اور ان کے لیڈروں سے خفیہ ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں۔

انسانی حقوق کے تحفظ کے حوالے سے بھی امریکہ ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ یہ آواز بلند کر چکا ہے اور پاکستان پر یہ الزام لگا چکا ہے کہ پاکستان میں بقول اس کے "احمدیوں" پر ظلم ہو رہا ہے۔ امریکہ کو مٹھی بھر قادیانیوں پر ظلم نظر آ گیا لیکن فلسطین، لبنان، کشمیر اور دوسرے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں جہاں امریکہ نواز یا امریکہ کی پٹھو حکومتیں برسر اقتدار ہیں وہاں نہ تو امریکہ کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی نظر آ رہی ہے اور نہ ہی وہاں کے عوام پر ہونے والا ظلم و تشدد نظر آتا ہے۔ دراصل امریکہ قادیانیوں کی اس لیے حمایت کر رہا ہے کہ قادیانی امریکہ اور لابی کے جاسوس ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کی امداد بندی کی اس میں بھی قادیانیوں کی سازش کارفرما ہے۔ ایک مرتبہ مرزا طاہر نے کھلم کھلا امداد کی بندش کا بیان دیا تھا۔

اس وقت امریکہ اور پاکستان کے درمیان وجہ تنازعہ کہوٹہ اٹیمی پلانٹ ہے۔ پاکستان کی ہر حکومت یہ یقین دہانی کرا چکی ہے کہ یہ پلانٹ پر امن مقاصد کے لیے ہے۔ اس کے کوئی منفی اثرات نہیں ہیں۔ لیکن امریکہ ان یقین دہانیوں کو ہمیشہ نظر انداز کر دیتا ہے۔ کیوں نظر انداز کرتا ہے۔ اس لیے کہ امریکی جاسوس قادیانیوں کے لیڈروں خصوصاً مہا جاسوس ڈاکٹر عبدالسلام (یہودی نوبل انعام یافتہ) اور مرزا طاہر امریکہ اور امریکن لابی کو یہ بتا چکے ہیں کہ کہوٹہ پلانٹ کے پر امن مقاصد نہیں ہیں اور یہ کہ پاکستان اس اٹیمی پلانٹ کی وجہ سے کسی بھی وقت امریکہ اور امریکن لابی کے لیے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ پچھلے دنوں اسلام آباد میں ایک صحافی نے ایک سفر کا واقعہ لکھا کہ میں وہاں گیا تو ڈاکٹر عبدالسلام بمعہ کہوٹہ کے اٹیمی پلانٹ کے نقشے کے وہاں موجود تھا۔ جس کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے بلکہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام۔ جس کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے کہ بلکہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نقشے کی مدد سے اہم اور خفیہ راز امریکی افسران کو پہنچا رہا تھا۔ سوال یہ ہے کہ یہ راز ڈاکٹر عبدالسلام کو کون پہنچاتا ہے۔ اس کے لیے اتنی بات کافی ہو گی کہ ایک مرتبہ قادیانی پیشوا آنجہانی مرزا ناصر نے یہ کہا تھا کہ میرے ۱۶، ۱۷ شاگرد کہوٹہ کے اٹیمی پلانٹ میں موجود ہیں اگر مرزا ناصر کے ہیں تو ڈاکٹر عبدالسلام کے بھی ہوں گے۔

یہی وہ شاگرد ہیں جو کہوٹہ اٹیمی پلانٹ کے اہم اور خفیہ راز ربوہ پہنچاتے ہیں اور ربوہ سے وہ امریکی قونصل خانوں اور سفارت خانوں کو منتقل ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی زیادہ اہمیت کا مسئلہ ہو تو وہ ڈاکٹر عبدالسلام اور مرزا طاہر کے ذریعے امریکہ پہنچایا جاتا ہے۔ ہم کئی مرتبہ پاکستان کی حکومتوں کو متوجہ کر چکے ہیں کہ لیکن پاکستان کی کسی حکومت نے ہماری گذارشات پر غور نہیں کیا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یہاں کی حکومتیں امریکہ کے ہی اشارے پر بنتی اور بدلتی رہتی ہیں یہ بات ہم ہی نہیں کہتے بلکہ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران جب اکابر علماء کرام نے خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کے دوران یہ مطالبہ اٹھایا کہ سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کے منصب سے ہٹایا جائے اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تو خواجہ ناظم الدین نے یہ جواب دیا کہ اگر میں ایسا کروں تو امریکہ ہماری گندم بند کر دے گا۔ پھر جب خواجہ ناظم الدین کی حکومت ختم ہو گئی تو پاکستان کی ایک سیاسی جماعت کے لیڈر نے یہ بیان دیا تھا کہ اب امریکہ حکومت بنانے کے لیے ہم سے رجوع کرے گا یا حسین شہید سہروردی سے معلوم

ہوا کہ یہاں حکومتوں کی اتھل پتھل میں امریکہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہاں کا جو حکمران امریکہ کی طرف سے آنکھیں پھیر لیتا ہے تو امریکہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اسے راستے سے ہٹا دیتا ہے۔

ہمارے سامنے صدر ضیاء الحق مرحوم کی مثال موجود ہے۔ انہوں نے چند ایک بیان ایسے دیئے تھے جو امریکہ کے خلاف جاتے تھے۔ امریکہ نے اپنے ایجنٹ قادیانیوں کے ذریعے نہ صرف ان کو بلکہ ان کے متعدد ساتھیوں کو راستے سے ہٹا دیا اور اس کیس کو بھی خرد برد کرا دیا۔ جب مرزا طاہر نے صدر ضیاء الحق سمیت تمام مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا تو ہم نے مباہلہ کا چیلنج نہیں خطرے کی گھنٹی کے عنوان سے اداریہ لکھا تھا جس میں واضح کیا تھا کہ قادیانی صدر ضیاء الحق کے خلاف سازش کر رہے ہیں کسی بھی وقت حادثہ رونما ہو سکتا ہے قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ پہلے کسی کے قتل کا منصوبہ بناتے ہیں استعاراتی انداز میں اس کا اظہار کرتے ہیں جب منصوبہ کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر بغلیں بجانا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پیشوا نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ چنانچہ صدر ضیاء الحق کو قتل کرنے کے بعد انہوں نے یہی کہنا شروع کر دیا تھا کہ یہ واقعہ ہماری صداقت کی دلیل اور مرزا طاہر کی کرامت ہے۔ بہرحال اس واقعہ میں امریکہ اور قادیانی دونوں ملوث ہیں۔

صدر ضیاء الحق کے دور میں ایک سفیر نے کچھ سرگرمیاں دکھانا شروع کیں تو حکومت نے یہ پابندی لگادی کہ کوئی غیر ملکی نمائندہ حکومت کی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جا سکتا اس کے بعد وہ سفیر کہیں نہیں گیا۔ موجودہ دور حکومت میں امریکہ عراق جنگ چھڑی تو کچھ عراقی نمائندوں پر حکومت نے یہ الزام لگایا کہ وہ پاکستان دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اسی الزام میں انہیں ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک سے نکال دیا گیا۔ ہم حیران ہیں کہ کسی مخالف ملک کا سفیر یا نمائندہ تھوڑی بہت سرگرمی دکھائے تو اسے ملک سے نکال دیا جائے اور امریکی قونصلیٹ پاکستان دشمن قادیانیوں سے ربوہ جا کر چار گھنٹے تک خفیہ ملاقاتیں کرے حکومت ٹس سے مس نہ ہو۔ اور اس کا کوئی نوٹس نہ لے جبکہ عین انہی دنوں ایک ہندوستانی رسالے میں قادیانی پیشوا مرزا طاہر کا یہ انٹرویو بھی شائع ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو متحد ہو جانا چاہیے۔ ممکن ہے کہ اس مسئلہ پر غور کرنے یا ہدایات دینے کے لیے امریکی قونصلیٹ ربوہ گیا ہو یا کوئی منصوبہ بندی بنائی گئی ہو۔ بہرحال امریکی قونصلیٹ کی سرگرمیاں نہ صرف ملکی معاملات میں سراسر مداخلت ہے بلکہ اشتعال انگیز بھی ہے۔ اس مسئلہ پر عوام میں سخت غیظ و غضب پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مرزا طاہر کے انٹرویو نے جلتی پر تیل کا کام دیا ہے۔ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ امریکی قونصلیٹ کی ربوہ آمد اور قادیانی لیڈروں سے ملاقات کا سختی سے نوٹس لے۔

آخر میں مرزا طاہر کے بیان کے بارے بتا دینا چاہتے ہیں کہ مرزا طاہر نے پاکستان اور بھارت کو متحد ہونے کی جو تلقین کی ہے وہ اس کی اپنی بات نہیں بلکہ شاید امریکہ بھی یہی چاہتا ہو یا ممکن ہے کہ قادیانی جو قادیان کے حصول کے لیے ایک عرصے سے خواب دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے امریکہ سے اپیل کی ہو کہ ہمیں ہمارا قادیان واپس دلا دیا جائے۔ کیونکہ قادیان کی یاد انہیں ہر وقت تڑپاتی رہتی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں مرزا طاہر کے باپ آنجہانی مرزا محمود کے دو شعر ملاحظہ کیجئے وہ کہتا ہے ؎

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا سوتے سوتے بھی کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیان

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیل مرام باندھیں گے رخت سفر کو ہم برائے قادیان

(یہ وہی مرزا محمود ہے جس نے پیشگوئی کی تھی کہ اول تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن گیا تو ہم دوبارہ اکھنڈ بھارت بنانے یعنی متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہر قادیانی کا اس پیشگوئی پر ایمان ہے اور ہر قادیانی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ مرزا طاہر کے بیان اور امریکی قونصلیٹ کی ربوہ آمد پر اس پیشگوئی کی روشنی میں دیکھا جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں امریکہ اور قادیانیوں میں کوئی سمجھوتہ طے پا چکا ہے) مرزا محمود کی بہن کہتی ہے ؎

کب راہ ان کی تیرے فرشتے کریں گے صاف

کب ہوں گے واپسی کے اشارے؟ کب آئیں گے۔

ایک قادیانی شاعر قیس مینائی ایک نظم "قادیان کو چھوڑ کر" میں کہتا ہے ؎

کھو چکے ہیں امن دل دارالامان کو چھوڑ کر

امتحان میں پھنس گئے ہم قادیان کو چھوڑ کر

ایک قادیانی شاعرہ مطلوبہ خاتون کہتی ہے ؎

دل مرا مغموم ہے اے قادیاں تیرے بغیر
نیم بسمل کی طرح ہے نیم جاں تیرے بغیر

تیری فرقت میں مری جاں اس قدر غمناک ہے
ساری خوشیاں مٹ گئی ہیں مری جاں تیرے بغیر

قادیاں کی پاک بستی میں مگن تھا دل مرا
اب تو دل گھبرا گیا ہے مہرباں تیرے بغیر

قادیانی عبدالسلام اختر کہتا ہے ؎

نہ پائیں گے صبر و رضا آپ بے شک
بجز قادیاں کل جہاں دیکھ آئیں۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ ورنہ اس کے بارے میں بہت سے حوالے پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ان حوالوں سے یہ بتانا مقصود ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک پاکستان ہو یا بیت اللہ شریف، اور مدینہ منورہ قادیاں کے مقابلے میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان کے حصول کے لیے ان کی سرگرمیوں میں تیزی آچکی ہے۔ حکومت اگر پاکستان کی خیر خواہ ہے تو اسے قادیانیوں کا سختی سے نوٹس لینا ہوگا۔ ورنہ جس طرح انہوں نے مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا، یہاں بھی کچھ نہ کچھ کر کے رہیں گے۔

الصلوٰۃ معراج المومنین

نماز مومن کی معراج ہے۔

از جناب طارق محمود صاحب جدہ سعودی عرب

ارکانِ اسلام میں نماز کا درجہ دوسرا ہے اور اعمال میں پہلا۔

نماز نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال چند ماہ قبل فرض قرار دی گئی۔

باقی چار ارکانِ اسلام کے برعکس نماز کی خصوصیت و انفرادیت یہ ہے کہ اس کی فرضیت کا حکم شب معراج لامکاں میں محب اور محبوب، عبد اور معبود کی ملاقات کے وقت ہوا۔

نماز کی پنج وقتہ ادائیگی کا حکم اور ترغیب قرآن مجید فرقان حمید میں، طریقہ و طرزِ ادائیگی کی تمام تر تفاصیل احادیث نبویہ علی صاحبہا علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مرقوم و محفوظ موجود ہیں۔ جس پر عمل کرتے ہوئے امت مسلمہ اپنے معبودِ حقیقی وحدہٗ لاشریک کی بارگاہِ الوہیت میں سرِ عبودیت خم کرتی چلی آرہی ہے۔

نماز کی ادائیگی کا تعلق حقوق اللہ سے ہے لیکن اس کی ادائیگی کی تفصیلات مرتب کرتے وقت حقوق العباد کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ شریعتِ محمدی کی ترتیب و تدوین نے اول تا آخر ظاہر و باطن گھر اور باہر، امن و جنگ، ہر جگہ بشری کمزوریوں اور مجبوریوں کو مدنظر رکھا ہے اور یہ طرزِ فکر دینِ اسلام کے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے بین دلائل میں سے ایک ہے، مثلاً

۱۔ دورانِ سفر انسان گھر جیسی سہولتوں سے استفادہ نہیں کر سکتا، وقت کی تنگی اور سفر کی صعوبت و تھکان کے باعث فرض نماز کو قصر کر کے ادا کرنے کا حکم بدرجہ واجب ہے، علاوہ ازیں۔

۲۔ دن بھر کا تھکا ماندہ مزدور گھر لوٹتا ہے تو اسی اثناء میں نماز عشاء کا وقت ہو جاتا ہے تو بقول سیدنا فاروق اعظم حضرت عمرؓ بن الخطاب کہ نمازِ عشاء کی ادائیگی وقت اور رات کا کھانا ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو پہلے کھانا کھا لو۔

۳۔ مرد کے لئے نماز کا ادا کرتے رہنا ہر حال میں لازمی ہے لیکن عورت کی طبعی مجبوری کے پیش نظر اس کے پیریڈز کے ایام کی نماز قطعی معاف ہے۔

روحانی فیوض و برکات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جس سے نمازی کی روح عالم برزخ اور عالم آخرت میں فیض یاب ہوتی رہے گی۔ حالت نماز میں نمازی پر رحمت رب تعالیٰ بارش کی طرح برستی ہے۔

ہر نمازی اپنی روحانی بالیدگی و وسعتِ ظرف کے مطابق نماز کے وسیلے بارگاہِ صمدیت، ربوبیت، الوہیت میں قرب حاصل کرتا ہے۔

نماز اور عالم دنیا

نماز کے قائم کرنے سے معاشرہ میں بسنے والے افراد کے قلوب و اذہان پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں اس سے ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ مثلاً

۱۔ ذاتی صفائی، نگاہ، دل، رزق، لباس اور جگہ کی پاکی کا قطعی خیال رکھنا نمازی کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔

۲۔ تعلقات عامہ

علاقے کے نفیس لوگوں سے معاشرتی اور سماجی تعلقات استوار ہوتے ہیں جو دکھ درد میں ایک دوسرے کے ساتھی اور امر بالمعروف (نیکی کا حکم) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) کے معاملات میں ایک دوسرے کے ممد و معاون مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۳۔ نمازوں میں چونکہ پانچ مرتبہ اوقاتِ مقررہ پر باقاعدگی و پابندی قائم کی جاتی ہے لہٰذا معاشرے میں

نماز قائم کرنے سے پابندی اوقات کتنا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ محتاج بیان نہیں۔

۴۔ تنظیم۔ اتحاد۔ یقین۔

روزانہ پانچ مرتبہ تنظیم کا عملی سبق دہرایا جاتا ہے۔ اذان کی آواز سن کر اپنے خالق حقیقی کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے ایسے فرد کی اقتداء میں نماز ادا ہوتی ہے جو علم و فضل و تقویٰ میں افضل ہوتا ہے۔ ایک کام کو جب پوری جماعت ایک ہی طریقہ (سنت نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایک ہی معبود جل شانہٗ کے اس یقین کے ساتھ سربسجود ہوتی ہے کہ وہ ہم سے راضی ہو جائے تو یہ پنج وقتہ مشق نمازی حضرات کو تنظیم اتحاد اور یقین کا وہ عملی درس دیتی ہے جس کو دنیا ترستی ہے۔

۵۔ تمیز بندہ و آقا کو ختم کرتی ہے۔ کیونکہ یہاں قبولیت کا معیار تقویٰ ہے۔ مال و زر عہدہ و اقتدار نہیں بلکہ یہاں خلوص نیت، تقویٰ، خشوع و خضوع معیار ہے۔ یہی وہ عبادت یعنی نماز ہے جو سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر ظاہر کی گئی حقیقت کو یاد دلاتی ہے کہ "کسی گورے کو کالے پر اور کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بناء پر۔"

نماز اور عالم برزخ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کے مطابق نماز۔

قبر میں روشنی
نیچے بچھونا
منکر نکیر کے لیے جواب
قیامت تک قبر میں مونس و غمخوار ہوگی۔

نماز اور عالم آخرۃ

روز قیامت اوپر سایہ کرے گی۔
سر پہ تاج ہوگی۔
بدن پر لباس
اور نور جو آگے چلتا ہوگا۔
نمازی اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوگی۔
اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے سامنے حجت
میزان میں بھاری
پل صراط سے گزار دے گی اور
جنت کی کنجی ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولین پرسش نماز بود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ آخرت کی منڈی میں اعمال کی فصل کاٹنے کے لیے اس کی کھیتی یعنی دنیا میں افضل الاعمال یعنی نماز کا بیج بویا جائے۔ رب تعالیٰ سے رحمت کی امید (جو کہ شفاعت محمدی کی صورت میں جلوہ گر ہوگی) رکھی جائے۔

نماز اور انبیاء کرام

نماز فجر سیدنا آدم علیہ السلام نے ظہر سیدنا ابراہیم علیہ السلام، عصر سیدنا یونس علیہ السلام نے مغرب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور عشاء کی نماز سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی۔ (تفسیر روح البیان)

نماز و دیگر ارکان اسلام

اکمل و افضل العبادات ہونے کے باعث نماز کے قائم کرنے سے بفضل رب العالمین حج، روزہ اور زکوٰۃ کا ثواب بھی ملتا ہے۔ حج میں سفر اور روزہ میں بھوک اور جسمانی مشقت (بدنی زکوٰۃ)

نماز کے اندر سات آسمانوں کے ملائکہ کی عبادت شامل ہے

آسمان اول کے ملائکہ قیام میں ہیں۔
آسمان دوم کے ملائکہ رکوع میں ہیں۔
آسمان سوم کے ملائکہ سجدہ میں ہیں۔
آسمان چہارم کے ملائکہ قعدہ میں ہیں۔
آسمان پنجم کے ملائکہ تسبیح میں ہیں۔
آسمان ششم کے ملائکہ تہلیل میں ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ
آسمان ہفتم کے ملائکہ تحمید میں ہیں۔
سبحان اللہ والحمد للہ۔

قرآن مجید فرقان حمید میں نماز سے متعلق بعض آیات کریمہ:

۱۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے

۲۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝
یعنی کامیاب ہو گئے وہ مومن جو نماز اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے خوف سے ادا کرتے ہیں

۳۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط
بے شک نماز برائی و بے حیائی سے بچاتی ہے۔

۴۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط
صبر و نماز سے استقامت حاصل کرو۔

۵۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝
بے شک نماز مسلمانوں پر مقررا وقات میں فرض ہے۔

۶۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ط
پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

احادیث رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

۲۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس کا دین قائم رہا اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین اسلام کو ڈھا دیا۔

۳۔ جس نے ان پانچ نمازوں کی محافظت کی اور یقین جانا کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں وہ جنت میں جائے گا۔

۴۔ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو، جب وہ سات سال کے ہوں اور انہیں نماز پر مارو (اگر نہ قائم کریں) جب وہ دس سال کے ہوں اور علیحدگی کر دو۔ ان کے درمیان خواب گاہوں میں۔

باقی صفحہ ۹ پر

مرسلہ: محمود افضل مہمند، مانسہرہ

اللہ کی قدرت کا ایک عبرت انگیز واقعہ

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ طواف کر رہا تھا دفعتہً میں نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس کے کاندھے پر ایک کمسن بچہ بیٹھا ہوا تھا اور وہ یہ ندا کر رہی تھی ، اے کریم اے کریم تیرا گذرا ہوا زمانہ (یعنی کیسا موجب شکر ہے) ، میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے جو تیرے اور مولا کے درمیان گذری ؟ کہنے لگی کہ ایک مرتبہ میں کشتی میں سوار تھی اور تاجروں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی طوفانی ہوا اتنے زور سے آئی کہ وہ کشتی غرق ہو گئی اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے ۔

میں اور یہ بچہ ایک تختہ پر رہ گئے اور ایک حبشی (کسی) دوسرے تختے پر ہم تین کے سوا کوئی بھی ان میں سے نہ بچا جب صبح کا چاندنا ہوا تو اس حبشی نے مجھے دیکھا اور پانی کو ہٹا ہٹا کر میرے تختے کے پاس پہنچ گیا اور جب اس کا تختہ میرے تختے کے قریب مل گیا تو وہ بھی میرے تختے پر آ گیا اور مجھ سے بُری بات کی خواہش کرنے لگا میں نے کہا اللہ سے ڈر ! ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اس سے خلاصی اس کی بندگی سے بھی مشکل ہو رہی ہے چہ جائیکہ اس کا گناہ ایسی حالت میں کریں ۔

کہنے لگا ان باتوں کو چھوڑ ، خدا کی قسم یہ کام ہو کر رہے گا یہ بچہ میری گود میں سو رہا تھا میں نے چپکے سے ایک چٹکی اس کے بھرلی جس سے یہ بچہ ایک دم رونے لگا میں نے اس سے کہا اچھا ذرا ٹھہر جا ، میں اس بچہ کو سُلا دوں ، پھر جو مقدر ہو گا ہو جائے گا اس حبشی نے اس بچہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو سمندر میں پھینک دیا میں نے اللہ پاک سے کہا اے وہ پاک ذات جو آدمی کے اور اس کے دلی ارادے میں بھی حائل ہو جاتی ہے میرے اور اس حبشی کے درمیان تو ہی اپنی طاقت اور قدرت سے جدائی کر دے تو ڈ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے ۔ خدا کی قسم میں ان الفاظ کو پورا بھی نہ کر پائی تھی کہ سمندر سے ایک بہت بڑا جانور نکلا اور اس حبشی کو ایک لقمہ بنا کر سمندر میں گھس گیا اور مجھے اللہ جل شانہ کی قدرت نے اس حبشی سے بچا یا اس کی بڑی شان ہے اس کے بعد سمندر کی موجیں مجھے تھپیڑتی رہیں یہاں تک کہ وہ تختہ ایک جزیرے کے کنارے سے لگ گیا میں وہاں اتر پڑی اور یہ سوچتی رہی کہ میں یہاں گھاس کھاتی رہوں گی اور پانی پیتی رہوں گی جب تک اللہ تعالیٰ کوئی سہولت کی صورت پیدا کر دے اس کی مدد سے کوئی صورت ہو سکتی ہے ۔

چار دن مجھے اس جزیرے میں گذر گئے پانچویں دن مجھے ایک بڑی کشتی سمندر میں چلتی نظر آئی میں نے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر اشارہ کیا اور کپڑا جو میرے اوپر تھا اس کو خوب ہلایا اس میں سے تین آدمی ایک چھوٹی سی کشتی پر بیٹھ کر میرے پاس آئے میں ان کے ساتھ اس ناؤ پر بیٹھ کر اس کشتی میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا بچہ جس کو حبشی نے سمندر میں پھینک دیا تھا ان میں سے ایک آدمی کے پاس ہے میں اس کو دیکھ کر اس پر گر پڑی میں نے اس کو چوما گلے سے لگایا اور میں نے کہا یہ میرا بچہ ہے ۔ میرا جگر پارہ ہے وہ کشتی والے کہنے لگے تو پاگل ہے میں نے کہا میں پاگل نہیں ہوں میرا عجیب قصہ ہے ۔

پھر میں نے ان کو اپنی سرگذشت سُنائی یہ ماجرا سُن کر سب نے حیرت سے سر جھکا لئے اور کہنے لگے تو نے بڑی حیرت کی بات سنائی اور اب ہم تجھے ایسی ہی بات سناتے ہیں جس سے تجھے تعجب ہو گا ہم اس کشتی میں بڑے لطف سے چل رہے تھے کہ اتنے میں ایک جانور سمندر کے پانی کے اوپر آیا اور اس کی پشت پر یہ بچہ تھا اور اس کے ساتھ ایک غیبی آواز آئی کہ اگر اس بچہ کو اس جانور کی پشت سے نہ اٹھایا گیا تو یہ کشتی غرق ہو جائے گی ہم میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس بچے کو اس کی پشت سے اٹھا لیا اور وہ جانور پھر پانی کے اندر چلا گیا تیرا واقعہ اور یہ واقعہ دونوں بڑی حیرت کے ہیں اور اب ہم سب عہد کرتے ہیں آج کے بعد سے اللہ جل شانہ ہمیں کبھی کسی گناہ پر نہیں دیکھے گا ۔

بقیہ : الصلوٰۃ معراج المومنین

۵ ۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو کہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ نہائے ، کیا کچھ میل رہے گا ۔ صحابہ نے عرض کیا کہ بالکل میل نہ رہے گا ۔ فرمایا حضرت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ ان کی برکت سے اللہ سبحانہ تعالیٰ گناہ مٹاتا ہے ۔

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

میری نماز ، میرا حج ، میری زندگی اور میری موت رب العالمین کے لیے ہے ۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر : ۲۴۵۸۰۳

علم اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظیم ہے

مسز انجمن آراء صدیقی، کراچی

علم وجہ قربِ الٰہی خوشنودیٔ ربِ جلیل، اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین مظہر و مسکن ہے۔ اسراف علم فیضان و خیر و برکت ہے۔ خزانۂ دین و دنیا اور دولت بے بہا ہے۔ یہ انسان دوست، محافظ اور حق شناس ہے۔ یہ تہذیب نفس، تزکیہ نفس ہے۔ غور و فکر کو جلا بخشتی ہے۔ یہ روح کی غذا ہے۔ زیورِ انسانی، اصلاح و تعمیر کردار کا موجب ہے۔ روحانی ذہنی اور مادی آسودگی کا دوسرا نام ہے۔ علم باعث بلندیٔ درجات و عظمت بزرگی و شرف، اشرف المخلوقات ہے۔ علم پہ بزرگی آدم علیہ السلام ہے۔ علم اللہ تعالیٰ کی صفتِ عظیم ہے۔ پوری کائنات اس کرشمۂ علم و حکمت کا پرتو ہے۔ علم ورثۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ علم کا مخزن قرآن کریم ہے۔ کیونکہ یہ تمام کائنات' ماورائے کائنات یعنی اس ارض و سمٰوٰت پر پھیلی ہوئی مخلوقات و موجودات خواہ وہ جاندار ہوں یا بے جان، مرئی ہوں یا غیر مرئی، مادی ہوں یا غیر مادی، ظاہر ہو یا چھپی، مدفون یا غیر مدفون، تحلیل شدہ یا تخلیق شدہ سب کی سب کرشمۂ خداوندی اور اس کے علم و حکمت کل کا پرتو اور مظہر ہیں اور علم کل کا اصل ماخذ قرآن کریم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اسلام شرفِ انسانیت ہے۔ اس لیے اسلام میں قدرتی طور پر علم کا درجہ و مقام بہت بلند ہے۔ قرآن مجید علم دین کا مخزن اور منبع و مرجع ہے کیونکہ کلام الٰہی ہے۔ اس لیے تمام مخلوقات سے بالاتر ہے۔ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے گویا رب العٰلمین سے ہم کلام ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کا پڑھنا سیکھو پھر اوروں کو سکھاؤ۔ اور ہمیشہ زندگی بھر یہی کام کرتے رہو۔ پھر اگر اس حال میں مر گئے تو آسمان سے فرشتے ہمیشہ تمہاری قبر کی زیارت کرنے اس کثرت سے آتے رہیں گے کہ جیسے مسلمان خانہ کعبہ کی زیارت کرنے بکثرت جاتے ہیں۔" اسلام میں علم کی اہمیت، ضرورت اور قدر و قیمت کا اندازہ اس دعا سے بخوبی ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے "ترجمہ: اے رب تو میرے علم میں زیادتی فرما۔" اس امر کے باوجود کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم بخشا گیا تھا وہ تمام کائنات سے اور ازل سے ابد تک عطا کیے گئے تمام اہل علم کے علوم و فن سے کہیں زیادہ تھا۔ لیکن چونکہ علم اللہ جل شانہٗ کی صفت عالی ہے۔ اور اس کی صفت بھی لامحدود اور لامتناہی ہے۔ ظاہر ہے کہ علم کی بھی کوئی حد اور انتہا نہیں پھر جب ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حصول علم کی طلب میں دعاؤں سے سہارا لیتے تھے اگرچہ علم میں غنی تھے پھر ہم سب تو علم کے معاملے میں نابلد ہی ہیں ہم تو جتنی بھی دعا کریں کم ہے اور علم کی دعا سے اس کی طلب میں ترقی ہوگی۔ اسلام سے بڑھ کر علم کا عاشق شیدائی اور قدردان اس کی عظمت و اہمیت کا علمبردار دنیا میں کوئی نہیں۔ پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن آیت ۷ ترجمہ: "فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم میں گھیر لیا ہے"۔ اسی طرح پارہ ۲۸ سورۃ المجادلۃ آیت ۱۱ رکوع ۲ ترجمہ "اور اللہ تم میں سے اہل ایمان کے علم رکھنے والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔" قرآن کریم کی پہلی اور اولین آیت علم کی تلقین کرتی ہے۔ ترجمہ: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" اسلام کے رکن کی ادائیگی علم و آگاہی کے بغیر ممکن نہیں علم کی قدر و منزلت، اہمیت و فضیلت کے لیے خداوند کریم کا قرآن کریم میں ارشاد اس پر صریحاً دلالت کرتا ہے۔ پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۴ آیت ۴۳ ترجمہ: "اور ہم ان مثالوں کو لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں۔ اور ان مثالوں کو صرف اہل علم ہی سمجھتے ہیں" اسی سورۃ میں ارشاد رب جلیل ہے۔ آیت کریمہ ۴۹ ترجمہ: "دراصل یہ روشن نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جنہیں علم بخشا گیا ہے۔" ہماری آیات کا انکار سوائے ظالموں (جاہلوں) کے کوئی نہیں کر سکتا اسی طرح قرآن کریم پارہ ۲۲ سورہ فاطر آیت ۲۸ رکوع ۴۔ ترجمہ: "حقیقت یہ ہے کہ اللہ سے صرف وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔" ان آیات کریمہ کی روشنی میں تصورِ علم اور مقصد علم کو بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ تعلیم کا مدعا انسان کی ذہنی، خلقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔ غور و فکر کو تعمیری رخ دینا ہے اور صراطِ مستقیم پر ڈالنا ہے۔ الغرض ظاہر ہے کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی وہی مقصد ہوگا کہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔ حدیث نبوی ہے "علم کی باتیں سننا اور علم کی باتوں کو اپنے دل میں تہہ نشین کرنا ایک سو غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔" اسلام میں علم کی اتنی اہمیت اور ضرورت بیان ہوئی ہے کہ اگر یہ کہیں کہ اسلام کا دوسرا نام علم و آگہی ہے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علماء کے قلم کی سیاہی شہیدوں کے خون سے زیادہ قابل ستائش ہے۔" مسلمانوں کی مشہور کہاوت ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ علم کی تحصیل رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ ایک دفعہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا "اے فرزند علم حاصل

کرو۔ اگر بدصورت ہو تو صاحب جمال بن جاؤ گے اور اگر مفلس ہو تو مالدار بن جاؤ گے۔ حضرت امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ علم کی تحصیل نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عالموں کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائے تو سیاہی زیادہ ٹھہرے گی۔ اسی طرح تعلیم کی افادیت اور اس کی اہمیت کے لیے یہ مشہور کہاوت جو یقیناً ایک حدیث بھی ہے مہد سے لے کر لحد تک تحصیل علم میں لگے رہو اور یہ بھی منقول ہے کہ حیات بخش علم وہ ہے جو ہمیشہ پڑھتا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو علم کی تلاش میں مرا وہ شہید ہوا۔ ایک اور حدیث ہے کہ جس نے علم کا ایک باب اس لیے پڑھا کہ وہ لوگوں کو تعلیم دے تو اسے ستر صدیقین کا ثواب عطا ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینۃ المنورہ میں سب سے پہلے مدرسہ قائم فرمایا اور کافر قیدیوں کی رہائی زر زمین نہیں بلکہ چند مسلمانوں کو تعلیم دینے کی شرط قرار دی۔

یہ اسلامی تعلیمات ہی کا اثر تھا کہ مسلمانوں کے دلوں میں تحصیل علم کے لیے وہ والہانہ جذبہ پیدا ہوا اور وہ لگن اور تڑپ پیدا ہوئی کہ دنیا کا مردہ دل جو علم کی روشنی سے یکسر خالی تھا علم کے نور سے منور ہو گیا۔ یہی مسلمان حصول علم کے لیے راہ سفر اختیار کرنے کے لیے مستعد ہو گئے۔ تمام فاصلے مٹ گئے۔ کیا دشت و بیاباں، صحرا ہو کہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، پرخطر، پرپیچ راستے ہوں کہ خار دار جھاڑیاں پہاڑ ہوں کہ گھاٹیاں، تمام سمت اور اطراف میں پھیلی ہوئی یہ سرزمین کائنات سب سمٹ کر اسے علم کی پیاس بجھانے اور تسکین کا سامان بن گئیں۔ دشوار گذار راستے میں ایک طلسماتی کشش نظر آنے لگی۔

علم غریبی کا مداوا بن گیا۔ امیروں اور غریبوں کو باہم شیر و شکر کا ذریعہ بن گئی۔ تحصیل علم کے لیے عمل پیہم، مسلسل راحت کا سکھ، چین آرام سکون کی نیند سے زیادہ خوشنما اور دلپسند بننا کا باعث بن گئی۔ علم کی بے پناہ کشش نے اونچ نیچ، رتبہ عہدہ تمام زنجیریں توڑ ڈالیں۔ راتوں کی پرلطف نیند اور آرام، سفر کی صعوبتیں بہ شوق علم، میں کسی طرح حائل اور مانع نہ تھیں۔ بس انہیں تو صرف ایک ہی دھن تھی کہ جہاں سے بھی ملے اسے سیکھو اور سکھاؤ۔ یہی ان کا گوہر مراد، منزل مقصود اور مقصد زندگانی ٹھہرا۔ خلیفۂ وقت ہو کہ ادنیٰ ملازم بوڑھا ہو کہ جوان یا بچہ حصول علم میں یہ رکاوٹیں قطعی عارضی اور ناپائیدار تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ وقت اپنے زمانے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ان کے گھر علم سیکھنے تشریف لے گئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بڑی خوش گوار حیرت ہوئی کہ حضرت عمرؓ رتبے میں اعلیٰ مرتبت ہونے کے علاوہ عمر میں بھی ان کے بزرگ و محترم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاؤں کا ثمر ہیں انہیں حکم بھیج کر بلوا سکتے تھے۔ مگر انہیںؓ گوارا نہ ہوا کہ اور علم کی کشش اور طلب نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے گھر کشاں کشاں کھینچ لے گئی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے استفسار پر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ "تیرے علم کی کثرت نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیا"۔

یہ علم کی لگن و شوق ہی تھا کہ مسلمان جہاں بھی گئے، علم کی روشنی پھیلاتے چلے گئے۔ جہالت کی تاریکی چھٹتی چلی گئی۔ اور یہ علم کی کرشمہ سازی ہی تھی کہ مسلمان عالم علم و فضل کے اعلیٰ ترین رتبے پر فائز قرار دیئے گئے۔ تقریباً ساری دنیا میں دھوم مچ گئی۔ امام ابوحنیفہ سے کون واقف نہیں اسلامی علوم میں وہ کمال حاصل کیا کہ امام اعظم کہلائے۔ اسی طرح امام محمد بن اسمٰعیل بخاری کا نام محتاج بیان نہیں بخارا کے رہنے والے تھے۔ علم حدیث میں وہ مرتبہ و مقام حاصل کیا کہ ان کی تصنیف و بخاری شریف کا شمار حدیث شریف کی مقبول ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔ مسلمانوں نے ہر طرف سے جہاں سے بھی ملا سیکھا اور اطراف عالم میں علوم و فن کے دریا بہا دیئے یہ ان کا احسان عظیم ہے کہ آج جہالت و گمنامی کی تاریکی میں ڈوبا ہوا یورپ علم و آگاہی کا علمبردار بنا ہوا ہے۔ مسلمانوں کی دیانت داری مروّت اور احسان مندی، خلوص، سچائی کا یہ عالم کہ جس ذریعے سے علم حاصل ہوا ان کا نام و حدود اربعہ تحریر میں لانا نہ بھولے۔ آج پوری دنیا اگر علم اور اس کے سوتوں سے واقف ہے تو صرف مسلمانوں کی وجہ سے ورنہ جس طرح مغرب نے مسلمانوں کو ان کے علم و تحقیق کے حوالے سے فراموش اور نظر انداز کرنے کی ارادتاً کوشش کی ہے اس سے کون واقف نہیں

اسلامی نظام تعلیم کا مقصد فلاح دارین کامیابی و کامرانی دین و دنیا ہے۔ اور تعلیم کا مقصد چونکہ فلسفہ حیات و نظریہ حیات سے وابستہ ہے اس لیے دنیاوی زندگی میں قوموں اور ملکوں کے میں تعلیمی نظام جو بھی رائج ہو وہ یقیناً وہاں کے لوگوں کے ضابطے حیات اور فلسفہ حیات سے منسلک ہوتا ہے اور معاشرے کے سوچ و عمل کا بہترین عکاس ہوتا ہے اور معاشرتی ماحول سے مطابقت ہی تعلیم کا عین مقصد ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے مفکرین و ماہرین (اسلامی ہو یا غیر اسلامی) نے نظریۂ فلسفہ حیات کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیم کے مقاصد کو بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر مشہور زمانہ مفکر افلاطون نے تعلیم کا مقصد فرد کی ذہنی اخلاقی اور جمالیاتی نشوونما قرار دیا ہے۔ عظیم فلاسفی ارسطو نے اپنے فلسفہ حیات اور نظریۂ تعلیم کا مقصد فرد کی خود شناسی، ذہنی نشوونما، فرد اور معاشرے میں ہم آہنگی اور مطابقت کا پیدا کرنا فرد کی اخلاقی و مادی قدروں کو فروغ دینا اور ایک اچھا شہری بنانا ہے۔ روسو جو کہ ایک پائے کا مفکر اور فلسفی فطرت تھا۔ اس فطرت سے اس کا والہانہ لگاؤ اس کے تعلیمی مقاصد سے ہم آہنگ ہے اس کے نزدیک تعلیم کا مقصد فطری ماحول میں انفرادیت کی بھرپور نشوونما ہے۔ اسی طرح مفکر تعلیم مسٹر جان لاک اور ہربرٹ اسپنسر نے کردار سازی اور تعمیر انسانی" اس کا مقصد قرار دیا مگر

انہوں نے مکمل زندگی کی وضاحت بہرحال نہیں کی البتہ مشہور مفکر تعلیم محترم بروبیکر نے تعلیم کی قدر و قیمت اور مقاصد پر اچھی خاصی روشنی ڈالی ہے اس کے نزدیک تعلیم کے علم کے دو اقدار ہیں ایک علمی قدر۔ دوسرا داخلی قدر۔ یعنی ایک مقصد تعلیم یہ ہے کہ اندرونی رجحانات، میلانات اور خواہشات سب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسے مستقبل کے لیے تیار کرنا اس کی نشوونما کرنا اسے بہتر مستقبل کا ضامن بنانا تعلیم کا اولین مقصد ہے دوسرا مقصد فرد میں عمومی و مجموعی طور پر ہر ایک کے لیے نفع بخش ماحول اور معاشرے میں رہتے ہوئے اس سے مطابقت اور اس کی متوازن نشوونما ہے دوسرے لفظوں میں خاص خاص یا داخلی مقاصد ہیں فرد کی ذاتی دلچسپی اور میلانات ہیں جو کہ ہر شخص میں مختلف ہوتے ہیں۔ عمومی مقاصد میں معاشرے کے اقدار ہیں اور ان کے تقاضے ہر فرد کو معاشرے سے بہتر مطابقت خودشناسی خودی سکھانا اور اس کی ذہنی نشوونما وغیرہ ہے تاکہ اسے بہترین شہری بنایا جاسکے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ تعلیم کے مقاصد اسلامی نظام کے تحت قطعی واضح اور صاف ہیں قرآن کریم کی بکثرت آیتیں اور بکثرت احادیث تا قیامت محفوظ رہیں گی۔ اسلام کے نزدیک دین و دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا تعلیم کا مقصد اور مدعا ہے۔ اور مادی فلاح و برکت اس کا مقصد دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی دونوں ہی مقصود ہیں۔ یعنی صرف تکمیل دنیا اس کا مقصد و مدعا نہیں۔ وہ علم جو صرف دنیاوی غرض و غایت کی تکمیل کے لیے اور مادی آسودگی کے لیے حاصل کیا جائے۔ بالفاظ دیگر ایسے علم جس کا مطمع نظر صرف اس فانی دنیا کو حاصل کرنا ہو تو ایسا علم قیامت کے دن جنت کی خوشنودی و خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ تعلیم کو صرف حصول دنیا کے ساتھ مخصوص کردینا غلطی ہے بلکہ اس کا مقصد روحانی بالیدگی اخلاقی نشوونما اور علم توحید بھی ہے۔ یعنی دین و دنیا دونوں کی فلاح و بہبود کا حصول اور اجتماعی، مادی، روحانی، اخلاقی نشوونما ہے۔

حضرت امام غزالیؒ مشہور مفکر اسلام ہیں جنہوں نے اپنی کتاب احیائے علوم میں تعلیم کی نوعیت، مقاصد اور نظام تعلیم کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ اور برملا اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور یہ کہنا قطعی مبالغہ نہ ہوگا کہ دور جدید کے تعلیمی مقاصد کی داغ بیل انہوں نے اپنے دور میں ہی ڈال دی تھی امام غزالیؒ کی تعلیمات اور دور جدید کی تعلیمات میں اگر کچھ فرق ہے تو صرف علم کی وسعت اور اس کی ارتقائی منزل کا ہے۔ مثلاً امام غزالیؒ نے علم کی دو قسمیں کی ہیں۔ فرض عین یا علوم ضروری اور علوم کفایہ ہے۔ ضروری علوم یا فرض عین جن کا سیکھنا ضروری اور عین حیات ہے۔ ان علوم کی تعلیم کا مقصد فرد کی بحیثیت مجموعی معاشرے کے ساتھ بہتر مطابقت اور روزمرہ کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اس ضمن میں لکھنا پڑھنا اور حساب سیکھنا اخلاقی نشوونما تعلیم کا اولین مقصد اور عین حیات ہے اس سے کسی مسلمان کو مفر نہیں دوم علوم کفایہ ہیں اس کے بھی دو حصے ہیں پہلا دنیاوی علوم اور دوسرا مذہبی علوم پر مشتمل ہے۔ یعنی ایک کا تعلق کسب معاش سے ہے۔ دوسرے لفظوں میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم جو کہ فرد کی کفالت کا ذریعہ بنتے ہیں اسے ہم دنیاوی یا مادی علوم بھی کہہ سکتے ہیں دوسرا حصہ مذہبی علوم یا دینی علوم پر مشتمل ہے۔

حضرت علامہ ابن خلدون نے بھی تعلیم کا مقصد قرب الٰہی اور خوشنودی رب جلیل قرار دیا ہے حضرت علامہ کے نزدیک تعلیم فرد کے کردار کی تعمیر میں مدد دیتی ہے۔ اور اس کے فطری تقاضوں کی آسودگی کا باعث بنتی ہے۔

محترم و مکرم شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعلیم ایک سماجی عمل ہے آپؒ کے نزدیک انسان فطرتاً مدنی الطبع واقع ہوا ہے اور معاشرے سے مطابقت حاصل کرنا اخلاق نشوونما کردار و اخلاق سازی حکومت وقت کی ذمہ داری ہے اور فرض اولین ہے اخلاقیات مرکزی موضوع اور تعلیم کا نصب العین ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی سب سے بڑی درس گاہ علی گڑھ یونیورسٹی میں از سر نو تعلیم کے اصول مقاصد کا جائزہ لینے کے لیے ارباب و ماہر مفکرین تعلیم کے زیر قیادت تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی جہاں قابل قدر نامور ماہر تعلیم جن میں نواب محسن الملک بھی موجود تھے۔ اسلامی ریاست اور مسلمانوں کے نظام تعلیم کے متعلق بڑے غور و خوض کے بعد یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ تعلیم کو صرف چند پیشوں کے حصول صلاحیت تک مسلمان طالبعلموں کو محدود و محصور کرنا قطعی غیر مناسب اور اسلامی فلسفہ حیات سے فرار تصور کیا جائے۔ مسلمانوں کے تعلیمی نظام کو دل و دماغ کو روشن کرنے والا، مادی، روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والا ہونا چاہیے۔ بالفاظ دیگر تعلیم کا مقصد مسلمانوں میں انسانیت شرافت، رواداری و دینداری ہے۔ اور جذبہ خدمت خلق پیدا کرنا ہے۔ صرف ذاتی مفاد کی تکمیل کے بجائے بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ ابھارنا ہے۔

اسلام کے نزدیک علم کا مقصد صرف مادی آسائش اور مادی آسودگی ہرگز نہیں ہے بلکہ حصول دین و دنیا کا مقصد، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنا اور دونوں جہان کی کامیابی اور فلاح کا حصول ہے۔ جو شخص علم سے محروم ہے وہ قرب خداوندی سے محروم ہے۔ صاحب علم بینا ہے تعلیم ایسی نعمت ہے کہ انسان کے لیے دنیا کی دوسری نعمتیں اس ایک نعمت کے مقابلے میں ناپائیدار اور کم تر ہیں۔ یہ انسان کا سچا رفیق سفر ہے۔ یہ ایسی دولت عظمیٰ ہے کہ جتنا خرچ کرو کم ہونے کے بجائے

باقی صفحہ ۱۱ پر

حق گوئی وبیباکی

(چند واقعات)

اسلام کی تاریخ حمیت و غیرت کا ایک عجیب مجموعہ ہے جس میں خدا ترسی اور خدا پرستی کی بیش از بیش مثالیں موجود ہیں لیکن آج کا مسلمان جو ہر طاقت کے سامنے بلکہ ہر وقت سے مرعوب ہوتا اور اکثریت کے خطرے سے گھبرا جاتا ہے کو شکر باور کر سکتا ہے کہ اسلاف نے پھانسی کے تختے اور نیزہ کی نوک پر حق و صداقت کا پیغام سنایا اور حریت فکر کا گیت گایا ہے

ہشام بن عبدالملک بادشاہ وقت نے اعمش امام عراق کو ایک خط لکھ کر اعمش سے فرمائش کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نقائص اور ان کی خرابیاں لکھ کر بھیج دو۔

اعمش نے خط پڑھ کر ایک بکری پاس ہی کھڑی تھی اس کے منہ میں دے دیا اس نے کاغذ چبا کر اگل دیا، اور قاصد سے نہایت ہی غصہ کے لہجے سے کہا کہ بادشاہ سے جا کر کہہ دینا کہ

ھذا جوابہ۔ اس کے خط کا یہی جواب ہے؛

خلیفہ متوکل نے یعقوب ابن سکیت نحوی سے پوچھا "میرے لڑکے حسن اور حسین میں تمہیں کون محبوب ہے؛

ابن سکیت نے نہایت ہی جرات سے جواب دیا۔ خدا کی قسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا غلام قنبر تجھ سے اور تیرے دونوں بیٹوں سے میرے نزدیک اچھا ہے"۔

مولی انصاری روم کے اجل علما اور بہت بڑے قاضیوں میں تھے ایک دن کسی معاملہ میں سلطان روم بایزید ان کی عدالت میں ان کے سامنے بحیثیت گواہ کے پیش ہوئے مولی انصاری نے ان کی شہادت کو رد کر دیا میں تمہاری شہادت اس لئے نہیں لوں گا کہ تم تارک جماعت ہو اس کا سلطان پر اتنا اثر ہوا کہ قصر کے سامنے ہی ایک مسجد بنوائی اور پھر کبھی جماعت ترک نہیں کی۔

حضرت سعید بن جبیرؓ بڑے جلیل القدر تابعی تھے اور یہی ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے عبدالملک بن مروان کے مظالم کے خلاف تلوار ہاتھ میں لی لیکن شکست کھائی پھر مکہ میں آکر رہنے لگے مکہ کے گورنر انہیں گرفتار کرکے حجاج ثقفی کے پاس جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق کے گورنر تھے بھیج دیا جب آپ حجاج کے پاس گرفتار ہو کر پہونچے تو اس نے آپ سے آپ کا نام دریافت کیا۔

آپ نے فرمایا "میرا نام سعید بن جبیر ہے"۔

حجاج نے توہین واستہزا کی نیت سے کہا "نہیں بلکہ تمہارا نام شقی بن کسیر ہے"۔

حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ "تمہاری بہ نسبت میری ماں کو میرا نام زیادہ صحیح معلوم تھا"۔

حجاج نے پھر کچھ اور گستاخی کی کہ "تم اور تمہاری ماں دونوں بدبخت ہیں۔

آپ نے نہایت متانت سے فرمایا کہ "غیب تو تم نہیں جانتے اس کا جاننے والا کوئی دوسرا ہے کہ کون بدبخت اور کون نیک بخت ہے"۔

پھر حجاج نے کہا "تم کو دنیا ہی میں بھڑکتے ہوئے شعلوں سے سابقہ پڑے گا"۔

حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ تمہارے ہی ہاتھ میں ہوتا تو میں تم کو اپنا معبود بناتا"۔

پھر حجاج نے پوچھا کہ "حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

حضرت سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "ان کے متعلق کیا پوچھنا وہ نبی و مقتدا تھے"۔

پھر حجاج نے کہا کہ "حضرت علی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کیا وہ دوزخ میں ہیں (معاذاللہ)۔

حضرت سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "اگر میں دوزخ میں خود گیا ہوتا اور وہاں کے حالات دیکھے ہوتے تو وہاں کے لوگوں کو پہچان سکتا تھا۔

پھر حجاج نے کہا کہ "خلفاء کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

حضرت ابن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "میں ان پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں"۔

پھر حجاج نے پوچھا کہ "تمہارے نزدیک خلفاء میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب کون ہے؟"

سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "ان سب میں جن سے پروردگار سب سے زیادہ راضی ہے"۔

پھر حجاج نے پوچھا کہ "پروردگار ان میں سے کس سے زیادہ راضی ہے؟"

سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "اس کا علم تو اسی کو ہے جو ان کے بھید جانتا ہے"۔

پھر حجاج نے پوچھا کہ یہ تمہارا کیا حال ہے۔ تم ہنستے کیوں نہیں ہو؟"

جواب میں فرمایا "وہ کیونکر ہنس سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی کو آگ کھا لیتی ہے"۔

اس گفتگو کے بعد حجاج نے حکم دیا کہ یاقوت وزبرجد کا ڈھیر حضرت سعید بن جبیرؓ کے سامنے لگا دیا جائے ممکن ہے کہ یہی جادو چل جائے اور حضرت سعید بن جبیرؓ عبدالملک بن مروان کی اطاعت قبول کر لیں جا بجا یاقوت وجواہر آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے ان کی طرف التفات کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

. . . . کہ وہ اگر تم نے یہ مال و دولت اس لئے جمع کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے قیامت کی سختیوں سے بچو تو بہتر ہے ورنہ یہ ایسی مصیبت کا باعث بن جائے گا جس مصیبت سے دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار بچوں کو فراموش کر بیٹھے گی۔ دنیا کے لئے جو کچھ جمع کیا گیا اس میں کوئی خوبی و بھلائی نہیں ہے اگر مال حلال وطیب اور پاک وطاہر ہو تو مفید ہو سکتا ہے"۔

پھر حجاج نے ستار اور بانسری طلب کی اور ستار اور بانسری بجائی حضرت سعید بن جبیرؓ اس کو سن کر رونے لگے اس پر حجاج نے دریافت کیا کہ اس میں رونے کی کیا بات ہے؟

حضرت سعید بن جبیرؓ فرمانے لگے کہ "جس کو تم کھیل سمجھ رہے ہو یہ پیام غم ہے اور اس بانسری کے بجنے نے مجھے وہ دن یاد دلایا ہے جب صور پھونکا جائے گا۔

حجاج نے پھر پوچھا کہ "تمہارے لئے خرابی ہو اے سعید"

حضرت سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ اس کے لئے کوئی خرابی نہیں ہو سکتی جس کے لئے یہ مقدر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا گیا۔"

حجاج نے پھر دریافت کیا اے سعید اپنے لئے کون سا طریقہ پسند کرتے ہو میں تم کو کس طریقے پر قتل کروں۔

حضرت سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "تم اپنے لئے جس قتل ہونے کا جو طریقہ پسند کرو۔ اسی طرح مجھے قتل کرو۔ کیونکہ خدا کی قسم تم مجھے جس طرح قتل کرو گے اللہ تم کو اسی طرح آخرت میں قتل کر دے گا۔

حجاج نے پھر پوچھا کہ "کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کر دوں"؟

حضرت سعید بن جبیرؓ نے جواب دیا کہ "معاف کرنا تو صرف اللہ ہی کا کام ہے۔"

حجاج نے اس گفتگو کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم صادر کیا آپ اس حکم کو سن کر ہنس پڑے لوگوں نے حجاج کو اس کی خبر دی اس نے آپ کو پھر بلایا اور ہنسی کی وجہ دریافت کی تو حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ "مجھے اللہ تعالیٰ کے خلاف تمہاری اس جرات اور اللہ تعالیٰ کے حلم پر تعجب ہو رہا ہے۔

حجاج نے یہ سنتے ہی جلاد کو حکم دیا۔ انہیں لے جاؤ اور قتل کر دو۔

جب آپ کو قتل کیا جانے لگا آپ قبلہ رخ ہو گئے اور قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

ترجمہ: میں نے اپنا رخ صرف اس پروردگار کی طرف کر لیا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور میں مشرک نہیں ہوں۔

حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ رخ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کا رخ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا گیا . . . . پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اینما تولوا فثم وجه اللہ

تم جدھر بھی رخ کرو۔ اسی طرف اللہ ہے

حجاج نے یہ سن کر کہا کہ انہیں زمین پر منہ کے بل لٹا کر قتل کرو۔ جب آپ اس طرح لٹا دیئے گئے تو اس آیت کا ورد فرمایا۔

منها خلقنكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى

اس زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی زمین میں ہم تم کو پھر لوٹا لیں گے اور اسی سے پھر تم کو نکالیں گے

حجاج نے پھر حکم دیا کہ بس اب دیر نہ لگاؤ اور ذبح کر دو۔

چنانچہ قاتل نے تلوار سنبھالی اور آپ کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔ (ماخوذ)

صحابی

رضی اللہ عنہ

از: ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

عقیل: امی جان میں نے جب ابو کے ساتھ ظہر کی نماز مسجد میں پڑھی تو وہاں ایک مولانا صاحب نے وعظ کہا اور وہ وعظ میں بتا رہے تھے کہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ ماننے والے صحابہ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ پیروی کرنے والے صحابہ تھے جو بھی نیک ہونا چاہے کہ صحابہ کے راستے پر چلے صحابہ کے راستے پر چل کر ہی آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر سکتا ہے اور تب ہی وہ اللہ کو راضی کر سکتا ہے امی! ذرا بتائیے یہ صحابہ کون تھے اور وہ کہاں ہیں؟

امی: ماشاء اللہ شاباش بیٹے تم نے تو مولانا صاحب کے وعظ سے بڑی اچھی بات یاد کر لی۔ اب اس کو خوب یاد رکھنا۔ سنو بیٹا سارا دین صحابہ ہی سے ملا ہے۔ سنو صحابی اسے کہتے ہیں جس نے اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ پر ایمان لے آیا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کسی [illegible] سے سنیں اور وہ ایمان لے آیا اور پھر ایمان لانے کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔

عقیل: اچھا تو میں سمجھ گیا جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمجھ کر اور دل سے مان کر پڑھ لیا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ بھی لیا وہ صحابی ہے۔

امی: ہاں بیٹے تم بالکل صحیح سمجھے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی حالت میں دیکھا وہ صحابی ہے لیکن ابھی بات پوری نہیں ہوئی یہ بھی ضروری ہے کہ [illegible] دم تک شیطان کے بہکاوے میں نہ آگیا ہو اور ایمان ہی پر اس کی موت ہوئی ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

عقیل: اب اس کا مطلب [illegible] ہوا کہ مرتے وقت [illegible] اس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہو۔

امی: نہیں بیٹے [illegible] مطلب ہوا یہ مطلب ہوا کہ ایمان لانے کے بعد یعنی کلمہ پڑھنے کے بعد مرنے دم تک اس نے اس کلمہ کو سچ جانا ہو پھر چاہے مرتے وقت اس کی زبان پر کلمہ آیا یا نہ آیا کہیں گے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔

عقیل: اب میں بالکل سمجھ گیا صحابی وہ ہے جس نے اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان لانے کے بعد ایمان کی حالت میں دیکھا ہو اور پھر وہ زندگی بھر اس کلمہ کو سچ جانتا ہو اور اسی حال میں اس کا انتقال ہوا ہو۔

امی: ہاں بیٹے اب تم اچھی طرح سمجھ گئے

عقیل: لیکن امی میں نے تو لفظ صحابہ سنا تھا۔ صحابہ کون ہیں۔ کیا صحابی اور صحابہ ایک ہی ہیں

امی: ہاں بیٹے صحابی اور صحابہ ایک ہی ہیں بس فرق یہ ہے کہ ایک شخص کو صحابی کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ یا بہت ہوں تو ان کو صحابہ کہتے ہیں اسی طرح عورت ہو تو اس کو صحابیہ کہتے ہیں اور بہت سی عورتیں ہوں تو صحابیات کہلاتی ہیں۔

عقیل: امی تو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سب صحابہ ہیں؟

امی: ہاں بیٹے یہ صحابہ ہیں اور یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی ہیں۔ یہ خلفائے راشدین کہلاتے ہیں ان کے علاوہ بہت سے صحابہ ہیں ایک لاکھ سے بھی زیادہ۔

عقیل: کتنے اچھے تھے وہ لوگ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ کی باتوں کو اپنے کانوں سے سنا اور اس پر عمل کیا۔

امی: ہاں بیٹے وہ لوگ بڑے خوش قسمت تھے اور اسی لئے ان کا درجہ بہت اونچا ہے۔ [illegible] صحابہ جو لاکھ سے اوپر ہیں ان

باقی صفحہ ۲۴ پر

تحریکِ ختمِ نبوت کی یادیں

بڑھتا ہے ذوقِ جرم یاں ہر سزا کے بعد

ایک کے بعد ایک گولی چلتی رہی

۹ آدمی شہید ہوئے اور اذان مکمل ہو گئی

ترتیب:۔ سید محمد اکبر

تحریک مقدس ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں جناب سید مظفر علی شمسی کی روایت کے مطابق سکھر جیل میں جب حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا لال حسین اخترؒ اور دوسرے رہنماؤں کو لایا گیا تو ایسی گرمی پڑتی تھی کہ برتن میں پانی اتنا گرم ہو جاتا تھا کہ اس میں انڈا ڈال دیتے تھے تو وہ نیم برشت ہو جاتا تھا اور اگر اس پانی کو باہر رکھ کر انڈا اس میں رکھ دیتے تھے تو انڈا پک جاتا تھا۔

شمسی صاحب کی روایت ہے کہ تحریک میں ایک عورت اپنے بیٹے کی بارات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آ رہی تھی سامنے سے تڑتڑ کی آواز آئی معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے لوگ سینہ تانے چھاتی کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو بارات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا آج کے دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ! آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری بارات میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کروں گی دیوانہ وار شہید ہو جاؤ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا۔ سب سینہ پر گولیاں کھائیں۔ فرحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

تحریک ختم نبوت میں ایک طالبعلم کتابیں ہاتھ میں لئے کالج جا رہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا کسی نے پوچھا یہ کیا؟ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی گر گیا۔ پولیس والے نے آکر اٹھایا تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ ظالم گولی ران پر کیوں مارتی ہے۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو دل میں ہے یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب و جگر کو سکون ملے۔

مولانا عبدالستار نیازی راوی ہیں کہ اس تحریک میں جو آدمی بھی شریک ہوتا تھا یہ طے کر کے آتا تھا کہ وہ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان دے دیگا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ لوگ لاٹھیاں کھاتے رہے۔ ایک نوجوان کے پاس حمائل شریف تھی۔ فردوس شاہ ڈی ایس پی نے ٹھوکر ماری۔ نوجوان گر گیا حمائل شریف دور جا گری اور پھٹ گئی۔ فردوس شاہ کو لوگوں نے موقع پر قتل کر دیا۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والا اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔

مولانا عبدالستار نیازی صاحب فرماتے ہیں کہ دہلی دروازہ کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی پولیس نے چاروں کو باری باری گولی کا نشانہ بنا دیا ایک اور واقعے میں انہوں نے بتایا کہ ختم نبوت کا ایک جلوس مال روڈ سے آ رہا تھا۔ لا الہ الا اللہ کا ورد نعرہ تکبیر و رسالتؐ اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے ورد زبان تھے۔ وہاں پر زبردست فائرنگ ہوئی۔ لیکن نوجوان سینہ کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

معلوم ہوا کہ اس تحریک میں کرفیو لگ گیا۔ اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے آگے بڑھا مسجد میں پہنچ کر اذان دی۔ ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ دوسرا مسلمان آگے بڑھا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ تیسرا مسلمان آگے بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشہد ان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ چوتھا آدمی بڑھا تین کی لاشوں پر کھڑے ہو کر کہا حی علی الصلوٰۃ کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ پانچواں مسلمان بڑھا غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے۔ مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

مولانا تاج محمودؒ تحریک میں گرفتار ہو کر شاہی قلعہ لاہور میں لائے گئے۔ وہاں سے مہینوں بعد آپ کو اٹک جیل منتقل کر دیا گیا۔ ایک بدبخت نے آپ کے والد کو جا کر جھوٹی اطلاع دی کہ مولانا تاج محمود کے پولیس نے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے ہیں۔ اس سے آپ کے والد صاحب کو بہت فکر ہوئی پوری پوری رات وہ چارپائی پر سجدہ کی حالت میں دعا گو رہے اللہ کی شان یہی آدمی جھوٹی خبر دینے والا خود سرگودھا روڈ پر ایک حادثہ کا شکار ہو کر دونوں ہاتھوں اور ٹانگوں سے محروم ہو گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

تحریک ختم نبوت میں ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے لاہور کی سڑکوں پر نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا اس نے پھر نعرہ لگایا۔ وہ مارتے رہے یہ نعرہ لگاتا رہا اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا یہ زخموں سے چور چور پھر بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔

اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے فوجی عدالت میں لایا گیا اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے کہا ایک سال سزا۔ اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ اس نے سزا دو سال کر دی اس نے پھر نعرہ لگا دیا غرضیکہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا۔ فوجی عدالت جب بیس سال پر آ پہنچی دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرہ سے باز نہیں آ رہا۔ تو فوجی عدالت نے کہا کہ یا پاگل ہے

باقی صفحہ ۲۴ پر

ماں کی دُعا جنّت کی ہوا

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام آسمان و زمین کے درمیان ہوا پر اُڑا کرتے تھے چنانچہ ایک دن جب کسی گہرے سمندر پر ان کا گزر ہوا تو دریا میں ہولناک موجیں اُٹھتے دیکھ کر ہوا کو ٹھہر جانے کا اور جنّات کو دریا میں غوطہ لگا کر نیچے کا حال معلوم کرنے کا حکم دیا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنوں نے سمندر میں غوطہ لگایا تو اس میں موتی کا ایک ایسا چمکدار قبہ دیکھا جس میں کوئی دروازہ نہ تھا حضرت سلیمانؑ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے اس قبہ کو سمندر سے لانے کا حکم فرمایا چنانچہ جنّات نے اس کو سمندر سے نکال کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کیا جس کو دیکھ کر انہیں بہت تعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جس سے وہ قبہ شق ہوا اور اس کا دروازہ کھل گیا تو حضرت سلیمانؑ نے دیکھا کہ اس میں ایک نوجوان اللہ تبارک تعالیٰ کے سامنے سجدے میں مشغول ہے تو حضرت سلیمانؑ نے اس سے دریافت کیا کہ تم فرشتے ہو یا جن؟ تو اس نوجوان نے جواب دیا کہ میں تو انسان کی جنس سے ہوں۔ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے دریافت فرمایا کہ آخر یہ بزرگی اور فضیلت تجھے کیونکر حاصل ہوئی؟ اس نوجوان نے عرض کیا کہ حضرت مجھے یہ فضیلت اطاعت والدین اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے سبب حاصل ہوئی ہے میں اپنی ضعیف والدہ کو اپنی پشت پر لادے رہتا تھا اور ان کی دُعا تھی کہ اے میرے معبود تو اس کو سعادت عطا فرما کر میرے مرنے کے بعد اس کا مقام ایسی جگہ میں متعین فرما جو نہ آسمان میں ہو نہ زمین میں چنانچہ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد جب میں ایک دریا کے کنارے گھوم رہا تھا تو میں نے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا دروازہ کھل گیا اور میرے اندر داخل ہونے کے بعد قدرت الٰہی سے خود ہی بند ہو گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب میں زمین میں ہوں یا آسمان میں یا ہوا میں۔ اللہ تعالیٰ اس میں مجھے رزق عطا فرماتا رہتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے دریافت کیا آخر اس میں تجھے روزی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس نے کہا جب بھوکا ہوتا ہوں تو مجھ سے ایک درخت پیدا ہو جاتا ہے اور اس درخت سے پھل جس میں دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پانی نکلتا ہے جس کو میں کھا پی لیتا ہوں اور میرے سیراب ہو جانے پر پھر خود ہی وہ درخت غائب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے دریافت فرمایا کہ آخر تم اس قبہ میں رات اور دن میں کیونکر امتیاز کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ جناب جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے تو یہ قبہ سفید ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد اندھیرا۔ بس اس طرح سے دن اور رات کو پہچان لیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ کی دُعا سے وہ قبہ دریا کی گہرائی میں اپنے مقام کی طرف لوٹ گیا۔ (قلیوبی)

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت کی کس قدر عظمت ہے۔

اولاد کی دُعا اور صدقات کا فائدہ

ایک مرتبہ حضرت ابوقلابہؒ نے خواب میں دیکھا کہ ایک مقبرہ کی قبریں شق ہو گئی ہیں اور اس کے مُردے قبروں کے باہر بیٹھے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے سامنے ایک نورانی طباق ہے مگر ان میں ایک آدمی ایسا بھی ہے جس کے سامنے وہ نورانی طباق نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوقلابہؒ نے اس سے دریافت کیا کہ آخر تیرے سامنے یہ نورانی طباق کیوں نہیں ہے؟ تو اس نے بتایا کہ ان سب لوگوں کی اولاد و احباب ایسے ہیں جو ان کے لیے دُعائیں کرتے ہیں اور صدقہ دیتے رہتے ہیں اسی کا یہ نور ہے جو آپ ان کے سامنے دیکھ رہے ہیں مگر میرا لڑکا نہ تو میرے لیے دعا کرتا ہے اور نہ ہی صدقہ دیتا ہے کیونکہ وہ نیک بخت اور دیندار نہیں ہے اس وجہ سے آپ میرے سامنے وہ نور نہیں دیکھ رہے ہیں جس کی وجہ سے میں اپنے ہمسایوں سے بہت ہی شرمندہ ہوں۔ چنانچہ خواب سے بیدار ہو کر حضرت ابوقلابہؒ نے اس شخص کے لڑکے کو بلا کر اپنے خواب کا حال سنایا جس کو سن کر لڑکے نے اپنے افعال سے توبہ کی اور اطاعت الٰہی کے ساتھ اپنے باپ کے لیے صدقات اور دعاؤں میں مصروف ہو گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد پھر حضرت ابوقلابہؒ نے اس مقبرے کے مردوں کو اسی حالت میں دیکھا تو اس شخص کے سامنے ایسا نور تھا جو آفتاب سے زیادہ روشن تھا۔ اب اس شخص نے عرض کیا کہ ابوقلابہؒ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ کی کوشش سے میرے بیٹے نے مجھے آگ سے بچا دیا اور میں اپنے ہمسایوں میں شرمندگی سے بھی چھوٹ گیا جو مجھے لاحق تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ (قلیوبی)

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کو اولاد کی دُعا اور صدقہ کا بہت جلد اجر و ثواب کر دیا جاتا ہے۔

باپ کی خدمت کا صلہ

حضرت اویس حبشیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے چار لڑکے تھے جب ان کا باپ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک بھائی نے دوسروں سے کہا کہ یا تو تم سب مل کر باپ کی تیمارداری کرو مگر اس شرط پر کہ باپ کی میراث سے کچھ نہ لو گے یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور اس شرط پر کہ اس کی میراث سے کچھ نہ لوں گا۔ یہ سُن کر بھائیوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اچھا بس تم ہی اس کی تیمارداری کرو چنانچہ اس نے اپنے والد کی تیمارداری شروع کر دی۔ ایک دن خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ کوئی شخص اس سے کہہ رہا ہے کہ تم فلاں مقام پر جا کر ایک سو اشرفیاں لے لو مگر ان میں برکت نہیں ہے۔ صبح اٹھ کر اس نے اپنی بیوی سے تذکرہ کیا تو وہ کہنے لگی وہ اشرفیاں لے آؤ۔ مگر اس عقل مند نے ان کے لینے سے انکار کر دیا کہ جب برکت ان میں نہیں ہے تو لے کر کیا کروں گا۔ اسی طرح پھر دوسری رات کو اس کو خواب میں نظر آیا کہ فلاں مقام سے دس اشرفیاں لے لو مگر برکت ان میں نہیں ہے۔ پھر جب صبح کو اس نے اپنی بیوی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے پھر اشرفیاں لے لینے کی رغبت دلائی مگر اس مرد دانا نے پھر بے برکت چیز کو لے لینا قبول نہ کیا تو پھر تیسری رات اس سے کہا گیا کہ اچھا فلاں مقام پر جاؤ اور وہاں

باقی ص ۲۰ پر

جہادِ حریت کے امیرِ کارواں

مولانا حضرت سید احمد شہیدؒ

سید صاحب جس خاندان کے چشم و چراغ تھے وہ پورا خاندان خدا ترسی، پاکبازی اور خدمت خلق میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ یہی اوصاف تھے جن کی بنا پر اس خاندان کی خانقاہ جو تکیہ شاہ علم اللہ کے نام سے مشہور تھی، پورے اودھ کا علمی اور روحانی مرکز بن گئی تھی۔

آپ کے نانا شاہ ابو سعید صاحب، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے مخصوص شاگرد، اور ماموں شاہ ابو اللیث صاحب، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے مخصوص تلمیذ تھے اس بنا پر ولی اللہی سلسلے کے خصوصی اوصاف گویا آپ کی گھٹی میں پڑے تھے۔ چنانچہ سید صاحب کے محلہ پڑوس والوں نے سید صاحب کو بچپن ہی سے ایسے بچہ کی حیثیت سے پہچانا، جس کے دل و دماغ پر خدمت خلق کا جذبہ چھایا ہوا تھا۔

فطرت کے صحیح رجحان نے اس بچہ کو محلہ بھر بلکہ دوسرے محلہ کے بھی ضعیف، ماپاہج اور لاوارث خواتین سے مانوس کر دیا تھا۔ دل میں ایک درد تھا جو اس بچہ کو صبح و شام ان ضرورت مندوں کے یہاں جانے پر مجبور کرتا۔ ان سے ان کی ضرورتیں معلوم کرتا اور خوشی خوشی ان کو انجام دیتا بازار سے سودا سلف لا کر دیتا۔ کنوئیں سے پانی بھر کر ان کے یہاں پہنچاتا، بیماروں کی تیمارداری کرتا۔

مزدوروں کو سہارا دیتا اور کمزوروں کے بوجھ اٹھا کر ان کے گھروں تک پہنچاتا، یہی اس بچہ کی دلبستگی کے کام تھے۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی رہی، نوشت و خواند کا شوق تو آگے نہیں بڑھا مگر خدمت خلق کا جذبہ بہت آگے بڑھا کہ جب وہ فکر معاش اور تلاش روزگار میں ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ وطن سے نکل کر لکھنؤ کی طرف روانہ ہوا، تو وہ اپنے ساتھیوں کا صرف خدمت گزار ہی نہیں تھا بلکہ ان کا باربردار بھی تھا چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ تقریباً ۱۸ سال کی عمر میں جب والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ جانے کی وجہ سے روزگار کی تلاش میں لکھنؤ جا رہے تھے اور ہم عمر سات نوجوان تھے تو جیسے ہی چند میل چلے ہر ایک کا سامان سفر اس کو بار معلوم ہونے لگا۔ سید صاحب نے ساتھیوں کی تکلیف محسوس کی اور بڑی تدبیر سے سب کے سامان کی ایک گٹھڑی بنا کر سر پر رکھ لی۔ سب ساتھی سبک رفتار تھے اور یہ خادم خلق سید زادہ باربردار۔ رائے بریلی سے لکھنؤ تقریباً پچاس میل ہے، تین روز میں یہ سفر طے ہوا۔ سید صاحب کا روزانہ کا دستور یہی رہا۔ ساتھی اگر انکار بھی کرتے تو منت سماجت کر کے ان کو راضی کر لیتے اور بڑے شوق سے یہ باربرداری کی خدمت انجام دیتے۔ لکھنؤ پہنچے تو سید صاحب کو وہاں کے ایک رئیس نے پہچان لیا۔ اس کا اصرار تھا کہ آپ اس کے مہمان ہوں۔ سید صاحب نے ساتھیوں کو چھوڑ کر تنہا مہمان بننا پسند نہیں کیا۔ تو رئیس صاحب نے دونوں وقت سید صاحب کی قیام گاہ پہ کھانا پہنچانا شروع کر دیا۔ سید صاحب ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھاتے اور اس بے روزگاری کے دنوں میں بسا اوقات سب ساتھیوں کا فاقہ اسی کھانے سے ٹوٹتا۔

کئی ماہ گزر گئے۔ روزگار میسر نہ آیا آپ نے ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ دہلی چلیں اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کی کمائی کریں ساتھی اس پر راضی نہیں ہوئے تو آپ تنہا روانہ ہو گئے۔

اسی سفر کا واقعہ ہے کہ آپ نے ایک بوڑھے مزدور کو دیکھا کہ راب کا بھرا ہوا گھڑا سر پر رکھے ہوئے ایک سپاہی کے ساتھ جا رہا ہے بوڑھے کی کمزوری چلنے کی اجازت نہیں دیتی مگر مجبوراً سر پر بوجھ لادے ہوئے چل رہا ہے۔ پہلے آپ یہ سمجھے کہ اس سپاہی نے اس غریب کو بیگار میں پکڑ لیا ہے تو آپ نے سپاہی کو فہمائش شروع کی مگر جب سپاہی نے جواب دیا کہ بیگار نہیں بلکہ میں نے اس سے مزدوری طے کی ہے۔ مزدور نے بھی اقرار کیا کہ میں نے بھوک کے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے اس مزدوری کو غنیمت سمجھا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور سپاہی کو نہ بگاڑیں تو آپ نے مزدوری کے پیسے اس بوڑھے کو دلوائے اور سامان خود اٹھا کر سپاہی کے ساتھ ہو لئے اور جہاں اس کو جانا تھا وہاں تک سامان پہنچا دیا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحت و تندرستی کی دولت عطا فرمائی تھی۔ بدن ورزشی تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ صبح کو کم از کم پانچ سو ڈنڈ لگاتے تھے۔ آپ کے مگدروں کا وزن ایک من بائیس سیر ہوتا تھا۔ مگر یہ تن پروری کے لئے نہیں تھا بلکہ اس لئے کہ خدا کی اس نعمت سے خلق خدا کی خدمت زیادہ کر سکیں۔

ایک خاص مقصد اور خاص نصب العین کے ماتحت آپ امیر علی خان کی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ فن سپہ گری کے جوہر نے آپ کو ترقی کا موقع دیا مگر اس سپاہیانہ زندگی میں بھی آپ خدا ترس، عابد شب بیدار رہے۔ کبھی کسی کو نہیں ستایا، کسی کا مال نہیں لوٹا، کھیتوں کو برباد کر دینا، گھوڑوں کو کھیتوں میں چھوڑ دینا فوج کے لئے معمولی بات ہے جو قطعاً جائز بھی جاتی تھی۔ مگر آپ کی پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے گھوڑے کو فوج کے گھوڑوں سے الگ رکھتے اس کے دانے اور چارے میں بھی جائز و ناجائز کی پوری احتیاط برتتے۔

گھوڑا بھی کچھ ایسا سدھ گیا تھا کہ وہ بھوکا رہتا مگر کسی کے کھیت میں منہ نہ ڈالتا تھا۔ غریبوں کی خدمت اور مالی امداد کا سلسلہ اس زندگی میں بھی اسی حوصلہ مندی سے جاری تھا۔ اور فراخ دستی کا یہ حال تھا کہ مشہور ہو گیا تھا کہ آپ کو دست غیب ہے۔

ملازمت کا دور ختم ہوا۔ آپ دہلی تشریف لائے یہاں شاہ عبدالعزیز صاحب کے دربار سے امیر قافلہ بنایا گیا۔ اب سیاسی رہنما بھی ہیں اور شیخ طریقت بھی مگر اصول مساوات کی پابندی یہ ہے کہ اپنا کام خود کرتے ہیں۔ ضرورت

باقی صفحہ ۲۳ پر

طب و صحت

میتھی شوگر کیلئے مفید ہے

میتھی کو عربی میں حلبہ فارسی میں شملیت اور انگریزی میں METHI کہتے ہیں، ایک مشہور عام نبات ہے، اس کا ساگ بہت مشہور ہے اس کے پتے اور بیج دونوں ہی مستعمل ہیں۔ اس کی پیدائش کشمیر، اتر پردیش اور مدراس اور پنجاب و سندھ کے بعض حصوں میں ہوتی ہے اس کا استعمال خارجی اور داخلی دونوں طرح سے ہوتا ہے، خارجی جاذب محلل اور منضج اور نرم میتھی کو عام طور پر ساگ بنا کر کھاتے ہیں اور برائے خوشبو سالن میں استعمال کرتے ہیں، باورچی خانے میں میتھی ضرور ملے گی۔ ہندو لوگ اس کو رسوئی بھی کہتے ہیں۔ میتھی کے پتوں کی پلٹس خارجی اور داخلی اورام کو تحلیل کرتی ہے۔ میتھی کے پتوں کو پیستانوں پر لگانے سے دودھ کی پیدائش کو بند کرتا ہے مگر اس کے بیجوں کا شیرہ مولد شیر ہے، تخم حلبہ پیس کر چہرے پر طلا کرنے سے داغ دھبے ختم ہو جاتے ہیں، ہفتہ میں دوبار تخم حلبہ سے سر دھونے سے بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور بال لمبے ہوتے ہیں، اس کا جوشاندہ مخرج بلغم مدر بول اور حیض ہے۔ جریان خون بند کرتا ہے۔ ورم رحم کے لئے مفید ہے داخلی اور خارجی دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے، اس کا ضماد محلل اورام ہے۔ تخم حلبہ کے کیمیاوی اجزاء حسب ذیل ہیں۔

روغن ۶ فیصدی، البومین ۲۲ فیصدی میوسیلج ۲۸ فیصدی، دوالکلائڈ TRI (Y) CHOLINV GONULINE روغن میتھی کارڈلیور آئل کی طرح ہوتا ہے میتھی دبھوک میں اضافہ کرتا ہے۔ کاسر ریاح ہوتا ہے مقوی باہ اور معدہ ہوتا ہے۔

میتھی کے متعلق اطباء کا قول ہے اگر میتھی کی افادیت لوگوں کو معلوم ہو جاتی تو سونے کے بھاؤ خریدتے۔ حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب میں بیمار پڑا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے۔

پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی، آپ نے فرمایا قبیلہ بنو ثقیف کے طبیب حارث کو بلا کر ان سے علاج کراؤ حارث آئے انہوں نے دیکھا اور نسخہ لکھا، اس میں تخم حلبہ کھجور اور جو کا دلیہ تھا کہ اس کا شیرہ استعمال کرو، رسول خدا نے ایک جگہ فرمایا تخم حلبہ سے شفاء حاصل کرو۔ ذیابیطس شکری کی HYPERGLUSIRSIA میں کافی مفید ہے، یونانی اطباء کا قول ہے کہ اگر شکر کی زیادتی ہو تو ۵ گرام میتھی روزانہ استعمال کرنی چاہئے۔ میتھی کو چٹنی، اچار اور سفوف کی شکل میں استعمال کیا جا سکتا ہے، اگر اس کا استعمال مستقل مزاجی سے کیا جائے تو یہ بھی ممکنات میں سے ہے کہ ذیابیطس کی دوائیں بند کرنا پڑیں۔

HYPERACIDITY کے لئے نہایت مفید ہے، جن عورتوں کو خون بار بار آتا ہو اس کا جوشاندہ استعمال کریں۔ بواسیر کا خون بند کرنے کی مجرب دوا ہے، اس سے بھی گر جاتے ہیں۔ میتھی بریاں کر کے اس کا سفوف استعمال کریں۔ استفراغ شعار کے لئے تخم حلبہ پیس کر اس سے ہفتہ میں دو بار بالوں کو دھویا جائے۔

تخم حلبہ کا سفوف موتی مجرہ، خسرہ میں بھی استعمال کرتے ہیں تخم حلبہ کا جوشاندہ سینہ اور شکم میں پیدا کرتا ہے۔ اور مقوی باہ ہے۔

تخم حلبہ ۳ گرام تخم کلونجی ۳ گرام تخم کاسنی ۳ گرام کشتہ پوست ایک گرام، بیضہ مرغ کا سفوف بنا کر صبح صادق کو دودھ کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ ذیابیطس شکری میں کافی ہوگا۔

بقیہ:- علم اللہ کی نعمت عظیم ہے

اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ انسان کی تنہائی کو دور کرنے والی اس کی غم گسار ہے عزت و احترام بخشنے والی دونوں جہان میں سرخرو کرنے والی دولت بے بہا ہے۔ علم انمول خزانہ ہے۔ علم کے عوض دنیا کا عیش و آرام خریدا جا سکتا ہے۔ مگر علم نہ خریدا جا سکتا ہے اور نہ اسے فروخت کیا جا سکتا ہے نہ اسے کوئی چوری کر سکتا ہے۔ یہ صاحب علم کے ساتھ ہر دم ہر گام پر ساتھی اور آخر دم تک اس کے ساتھ رہتا ہے حقیقی مونس و غم خوار ہے۔ علم کے سوا محنت سے حاصل کی ہوئی دوسری دولتیں جنہیں انسان حاصل کرتا ہے اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہیں۔ مگر علم انسان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۰۷۵۵۲۳

غیبت، چغلخوری اور عیب جوئی کے مفاسد اور ہلاکت خیزیاں

احادیث نبویؐ، صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کی حکایات کی روشنی میں

تلخیص و انتخاب:۔ حافظ خلیل احمد قیصر، کروڑ لعل عیسن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ... خدا تعالیٰ قیامت کے روز ذرہ برابر بھی ظلم نہ کرے گا، پس جس کا حق جس پر ہوگا وہ ادا کرے گا اور کسی نے کسی کی غیبت کی ہوگی تو غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کو دی جائیں گی۔

● ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا تم لوگ مفلس کو جانتے ہو، صحابہؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال نہ ہو آپؐ نے فرمایا یہ مفلس باعتبار مال کے ہے۔ اصل مفلس وہ ہے کہ قیامت کے روز خدا کے حضور میں حاضر ہوا اور اس کی عبادات مثل نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے بہت ہوں، پھر اس پر لوگوں کے حقوق بھی ہوں، کسی کو اس نے گالی دی ہو، کسی کی اس نے غیبت کی ہو، کسی کا مال اس نے کھایا ہو، کسی کی جان اس نے ماری ہو، چنانچہ سب حق والے قیامت کے روز دامن گیر ہوں، جناب باری میں فریاد کریں، اللہ تعالیٰ تخت عدل پر بیٹھے ہر حق والے کو خوش کرے، ہر مدعی کو اس کا حق پہنچا دے ہر شخص پر بساط احسان پھیلائے، اس شخص کی نیکیاں حق والوں کو دینا شروع کرے اور اس کی عبادات میں کم کرنا شروع کرے جب نیکیاں اس کی فنا ہو جائیں اور حقوق باقی رہ جائیں حق والوں کی بدیاں اس پر ڈالے اس کے نامۂ اعمال کو مدعیوں کی سیئات سے سیاہ کرے۔ آخرالامر وہ لوگ اپنا اپنا حق لے کر جنت میں جاویں اور وہ شخص جہنم میں جائے۔ حقیقت میں وہ شخص مفلس ہے کیونکہ دنیا میں جو مال کا مفلس ہے اس کو چنداں تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ اہل اسلام اس کے خبرگیر ہو جاتے ہیں بخلاف اس شخص کے کہ قیامت کے روز ہر طرف نفسی نفسی کی آواز بلند ہوگی ہر طرف سے جہنم کے جوش و خروش کی صدا کان میں پڑے گی ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار ہوگا کوئی کسی کا یار نہ مددگار ہوگا، یہانتک کہ ماں سے، بھائی بہن سے اور جورو خاوند سے بھاگیں گے کسی کے قریب نہ جائیں گے۔ بلکہ لوگ تمنا کریں گے کہ اگر ہمارا کچھ حق ماں باپ پر ہوتا تو اس سے ہم آج لے لیتے اس کی نیکیوں کو اپنی کتاب میں بھر لیتے، اس دن عوام کو کون پوچھتا ہے، انبیاء نفسی نفسی کہیں گے شفاعت سے ہاتھ اٹھائیں گے

کیونکہ اس روز جناب باری کا دریائے غضب جوش کرے گا ہر کس و ناکس کو مدہوش کرے گا ایک عجیب کیفیت عالم پر طاری ہوگی ہر شخص کو اپنی جان بھاری ہوگی پھر جب اعمال تلیں گے تو لوگوں کے چہروں کے رنگ اس خوف سے اڑیں گے کہ دیکھا چاہیے کونسا پلہ بھاری ہوتا کونسا ہلکا ہوتا ہے ؎

تب اس وقت عاصی کا ہو رنگ زرد
وہ حسرت سے ہر دم بھرے سانس سرد

پھر جب ہر شخص کو حساب کے واسطے ندا ہوگی، ہر شخص کی روح قبض ہوگی، ایک آفت ہوگی ہر شخص کو سخت کلفت ہوگی لوگوں کے ابدان کانپیں گے، بلکہ انبیاء بھی لرزیں گے پھر جب اللہ تعالیٰ حق والوں کو بلائے گا، نہایت انصاف کرے گا، تب لوگوں کو نہایت ندامت ہوگی کہ کاش! ہم دنیا میں لوگوں کی غیبت نہ کرتے، کسی کو تکلیف نہ دیتے اس وقت ہر شخص چاہے گا میری بدیاں دوسرے کو دے دی جائیں اور دوسروں کی نیکیاں مجھ کو عنایت ہوں اس روز جو حساب و کتاب میں پڑا نہایت افلاس میں گرفتار ہوا۔ اس حدیث کو بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل میں روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں ایک روز سفیان ثوریؒ کی مجلس میں بیٹھا تھا انھوں نے امام ابوحنیفہؒ کی غیبت شروع کی میں نے سفیان سے کہا کہ امام کی عجب شان ہے وہ کسی کی غیبت نہیں کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا کہ عقلاء کی یہی شان ہے کہ اپنی نیکیوں پر دوسروں کو مسلط نہ کریں اور کسی کی غیبت نہ کریں۔

● ایک روز ایک شخص زاہد کے سامنے حجاج کی غیبت کرنے لگے اور اس کا ظلم بیان کرنے لگے، زاہد نے کہا خدا تعالیٰ منصف حقیقی ہے جس طرح حجاج سے مظلوموں کے حقوق لے گا اسی طرح حجاج کی طرف سے اس کی غیبت کرنے والوں سے بدلے لے گا، جب کہ حجاج دعوے کرے گا چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ اس حکایت کو منظوم کرکے فرماتے ہیں ؎

یکے گفت حجاج خونخوارہ ایست
دلش ہمچو سنگ سیہ پارہ ایست
نترسد ہمی از فریاد خلق
خدایا تو بستاں از و داد خلق
جہاں دیدہ و پیر دیرینہ زاد
جواں را یکے پند پیرانہ داد
کزو داد مظلوم مسکین او
بخواہند و از دیگراں کین او

ف: کسی نے کہا حجاج خونخوار ہے اور اس کا دل سنگ سیاہ کی طرح ہے وہ مخلوق کی فریاد سے خوف نہیں کھاتا خدایا تو ہی اس سے مخلوق کے حقوق لے جہاندیدہ اور دیرینہ سال بزرگ نے اس جوان کو ایک بزرگانہ نصیحت کی کہ خدا تعالیٰ حجاج سے تو مظلوموں اور مسکینوں کے حقوق لے گا مگر دوسرے لوگوں سے حجاج کا حق بھی لیں گے۔

● ایک روز داؤد طائیؒ ایک مقام سے گذرے ان کو وہاں غش آگیا جب ان کی مدہوشی ختم ہوئی تو لوگوں نے پوچھا یا حضرت اس مقام پر آپ کی بے ہوشی کا سبب کیا ہے، داؤدؒ نے جواب دیا کہ مجھ کو یاد آیا کہ اس مقام پر میں نے ایک شخص کی غیبت کی تھی لہٰذا مجھ کو اللہ تعالیٰ کے حساب کا خیال آگیا کہ دیکھا چاہیے اس غیبت میں اللہ تعالیٰ کس طرح مجھ کو پکڑے گا، اس لئے میں

بے ہوش ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا حساب نہایت سخت ہے اور کیوں نہ ہو، اگر کوئی بادشاہ اپنے کسی نوکر کو پکڑے اور پوچھنا شروع کرے کہ تم نے یہ کام کیوں کیا تو وہ شخص اس حساب سے نہایت تنگ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ جو کہ علام الغیوب ہے، جب ایک ایک عمل کا سوال کرے گا تو ہر شخص کا بدن لرزے گا بقول

بجائے کہ وحشت خورد انبیاء

تو عذر گنہ را چہ داری بیا

(وہ وہ جگہ جہاں انبیاء وحشت کھا جاتے ہیں تم اپنے گناہ کا کیا عذر رکھتے ہو)

اور اسی واسطے بندگان خدا عذاب الٰہی سے ڈرتے تھے اور حساب الٰہی سے نہایت خوف کھاتے تھے۔

● ایک مرتبہ عباد کی ایک جماعت جس میں عطا بھی موجود تھے سفر کے واسطے نکلی اور وہ لوگ اس طرح کی عبادت کرتے تھے کہ کثرت عبادت کے سبب ان کی آنکھیں گڑھے میں گھس گئی تھیں اور ان کے پیر پھول گئے تھے اور اتنے لاغر ہو گئے تھے جیسے کہ خربوزہ کے چھلکے اور معلوم ہوتا تھا گویا ابھی قبروں سے نکل کے آتے ہیں [illegible] ھ میں ایک عابد بے ہوش ہو گئے اور باوجودیکہ وہ ایام نہایت سردی کے تھے ان کے سر سے بسبب وحشت کے پسینہ ٹپکنے لگا، جب ان کو ہوش آیا اور لوگوں نے پوچھا تو انھوں نے کہا جب میں اس مقام سے گذرا تو مجھ کو یاد آیا کہ فلاں روز اس مقام پر میں نے گناہ کیا تھا، اس خیال سے میرے دل میں حساب کی دہشت آئی اور دہشت طاری ہو گئی۔

● ایک روز امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ راہ میں چلے جا رہے تھے کہ ان کا پیر ایک لڑکے کے پیر میں لگ گیا، اس لڑکے نے کہا، اے شخص! تو نے مجھ کو تکلیف دی، کیا تو قیامت کے حساب کا خیال نہیں کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بدلہ سے نہیں ڈرتا ہے۔ یہ سن کر امام صاحب بے ہوش ہو گئے اور حساب کا نام سن کر نہایت دہشت میں آ گئے۔

● ربیع بن خیثم نے زبان کو بند کیا اور ایک گوشہ اختیار کیا بیس برس تک دنیا کی بات نہیں بولے اور کبھی لوگوں سے بات نہیں کی یہاں تک کہ جب روز امام حسینؓ کی شہادت ہوئی لوگوں نے کہا اگر یہ خبر ہم ان کو پہنچائیں تو شاید کچھ بولیں، لوگوں نے یہ خبر ربیع تک پہنچائی ربیع نے یہ خبر سن کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا، اللهم فاطر السموٰت والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك في ما كانوا فيه يختلفون (اے پروردگار خالق آسمان اور زمین عالم الغیب تو اپنے بندوں کے درمیان جن امور میں وہ اختلاف رکھتے ہیں، انصاف کرنے والا ہے) اور سوا اس کے کوئی کلام کسی سے نہ کیا اور اپنا دل عبادت کی طرف مشغول کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، من صمت نجا (وہ جو شخص چپ رہا، اپنی زبان کو حق الوسع روکا اس شخص نے نجات پائی) (اس کو دارمی نے روایت کیا ہے اور مشکوٰۃ المصابیح میں نقل کیا ہے)۔

● ایک روز امام ابو حنیفہؒ منیٰ میں مسجد خیف میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور امام سے کہا، اے حرامزادے تجھ سے میں نے فلاں مسئلہ پوچھا تھا اور تو نے اس کا جواب حسن بصریؒ کے جواب کے خلاف دیا، امامؒ نے فرمایا، حسن بصریؒ نے خطا کی حقیقت میں وہی فتویٰ ہے جو میں نے کہا، اس نے امامؒ کو چند گالیاں دیں، حاضرین اس شخص کو مارنے کے واسطے اٹھے امام صاحبؒ نے سبھوں کو منع کیا اور لوگوں کو روکا، پھر امامؒ نے کہا اے شخص! تو نے مجھ کو جو کافر وغیرہ کہا، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کسی کو اس کا شریک نہیں کیا اور میں نے کسی سے امید نہ رکھی سوائے اس ذات وحدہٗ لاشریک کے، اور میں نہیں ڈرا، مگر اس کے عذاب سے، جب عقاب کا ذکر آیا تو امامؒ پر ایک خوف طاری ہوا رونے لگے اور زار زار آنسو بہانے لگے جب اس شخص نے یہ کیفیت دیکھی خود بخود نادم ہوا اور امام سے قصور معاف کرایا، امام نے کہا تیرے قصور کو میں نے معاف کیا اور جو تو نے مجھ کو گالی دی، اس سے درگذر کیا۔

امام نے اگرچہ حسن بصریؒ کی غیبت کی اور ان کی خطا بیان کی لیکن یہ غیبت جائز ہے جو غیبت امر دین کے واسطے ہو درست ہے جیسے محدثین جرح وتعدیل کیا کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے حکمت کے موضوع پر تین سو ساٹھ کتابیں تصنیف کیں اور ان تصانیف کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا وسیلہ گردانا، اس زمانے کے نبی کی طرف وحی آئی کہ اس شخص نے تمام زمین میں ان کتب حکمت کے سبب نفاق پھیلا دیا، اور کوئی تصنیف اس کے حق میں مفید نہیں ہو گی جب اس شخص نے یہ خبر سنی دنیا و مافیہا کو چھوڑ کے بھوسے منہ موڑ کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر بہت عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کی، پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اب تک میں اس سے راضی نہیں ہوا ہاں! اگر یہ شخص لوگوں سے موانست رکھے لوگوں سے معاملات جاری رکھے، اس کے علاوہ لوگوں کی تکالیف پر صبر کرے کسی سے بدلہ نہ لے اس وقت میں راضی ہوں گا اس شخص نے جب یہ خبر سنی ایسا ہی کیا اللہ نے کہلا بھیجا اب میں اس سے راضی ہوا

● ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے، انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا لوگوں کے ساتھ معاشرت کیا کروں یا یکہ اکیلے ہو کر عبادت کیا کروں، جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے الگ ہو کر حوائج کو چھوڑ کر عبادت کرنا کمال نہیں ہے، کمال تو یہ ہے کہ لوگوں سے مخالطت رکھو اور ان کی طرف سے پیش آمدہ تکلیف برداشت کر لیا کرو۔

ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو غلام ہیں اور میرے نافرمان ہیں اسی سبب سے میں ان کو مارتا ہوں اور گالی بھی دیتا ہوں، قیامت کے روز میرا کیا حال ہو گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

میدان حشر میں ذرا ذرا سا حساب ادنیٰ ادنیٰ پر عذاب ہو گا اگر تیری مار اور گالی ان کے گناہ کے برابر ہو جائے گی تو تجھ کو کچھ جزا نہ ملے گی، کیونکہ تو نے ان کی نافرمانی کے مطابق ان کو زد و کوب کیا اور نہ ان کو کچھ سزا نہ ملے گی، کیونکہ ان کی نافرمانی کے بدلہ میں تو نے ان کو تکلیف بھی دی اور اگر تیری مار اور گالی ان کی نافرمانی سے کم ہو گی تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ان سے بدلہ دے گا اور ان کو سزا دے گا اور اگر تیری مار اور گالی ان کی نافرمانی سے زائد ہو گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے حساب کرے گا، انکی طرف سے تجھ سے اس ظلم کا قصاص لے گا، جب یہ کلام اس سائل نے سنا تو بہت رویا اور بہت ڈرا کہ شاید میری مار اور گالی انکی نافرمانی سے بڑھ جاوے، کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان دونوں غلاموں کو آزاد کیا، اور اپنا ذمہ پاک کیا جب کسی غلام یا نوکر یا فرزند سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دے کہ یہ مقام کرم ہے، موضع رحم ہے کسی طرح سے اس کی شکایت نہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

مرزا قادیانی کی قرآن دانی

سید شبیر حسین شاہ ۔ اسلام آباد

مرزا قادیانی مسلمانوں کے ایک صحیح العقیدہ گھرانے کا فرزند تھا۔ اس کے ابتدائی عقائد قرآن و حدیث اور جمہور مسلمانان عالم کے مطابق تھے۔ مگر جونہی مرزا نے قرآن و حدیث کو اپنی مطلب براری کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فہم قرآن کا مادہ ہی سلب کر لیا۔ اور مرزا کا یہ حال ہو گیا۔ کہ وہ قرآن کے بارے میں اس بے احتیاطی و گستاخی سے گفتگو کرتا تھا کہ جسے سن کر مرزا کے تابع قرآن ہونے کے بجائے اس کے مخالفِ قرآن ہونے کا صاف اندازہ ہو جاتا تھا۔ ذیل میں مرزا قادیانی کے قرآن مجید کے علم کے بارے میں چند اقتباسات دیئے جا رہے ہیں۔ تاکہ اس کی علمی دانی کا اندازہ آپ کو بھی ہو سکے۔

(۱) قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے: اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ (تم جدھر بھی منہ پھیرو گے اللہ کو سامنے پاؤ گے) مرزا نے یوں ترجمہ کیا ہے: جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے (تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۶۹) تولّوا۔ جمع (تم) کیلئے ہے جسے مرزا نے واحد (تیرا) کر دیا۔

(۲) قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کے کئی غزوات کا ذکر ہے مثلاً (ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ (آل عمران) (اللہ نے تمہیں بدر میں فتح دی۔ حالانکہ تم کمزور تھے) ولقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا (التوبہ) (اللہ نے کئی میدانوں میں تمہاری مدد کی خصوصاً جنگ حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر مغرور ہو گئے تھے۔ وہاں دنیا کی کوئی طاقت تمہیں شکست سے نہ بچا سکی۔ اذ جاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر (احزاب) (یاد کرو غزوہ احزاب کا) وہ دن جب کفار سر بلندی و پستی سے تم پر ٹوٹ پڑے تھے۔ جب تمہاری آنکھیں فرطِ خوف سے پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے) اسی طرح اور کئی جنگوں کی تفصیل بھی قرآن میں درج ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد بعثت دس سال تک مکہ میں رہنا اور پھر وہ تمام لڑائیاں ہونا جن کا قرآن کریم میں نام و نشان نہیں (شہادت القرآن ص ۴)

(۳) قرآن کریم میں زلزلہ آخرت کے ضمن میں متعدد آیات موجود ہیں۔ سورۃ مرسلٰت میں جو کہ (آیات ۷ تا ۱۴) قیامت کے ذکر سے شروع ہو کر قیامت ہی پر ختم ہوتی ہیں۔ درمیان میں علامات قیامت کا ذکر ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس روز انبیاء ایک خاص وقت پر میدان حشر میں (جمع) ہوں گے اور ان کے مقدمات پر غور ہو گا۔ لیکن مرزا قادیانی واذا الرسل اقتت کا ترجمہ یوں کرتا ہے۔ اور جب رسول وقت مقرر پر لائے جائیں گے اور یہ اشارہ دراصل مسیح موعود کے آنے کی طرف ہے۔ (شہادت القرآن ص ۲۲)

(۴) علامات قیامت میں سے ایک علامت نفخ فی الصور ہے۔ ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض...... ثم نفخ فیہ اخرٰی فاذا ھم قیام ینظرون۔ (جب صور پھونکی جائے گی تو ساکنان ارض وسما کی چیخیں نکل جائیں گی.... اور جب دوسری مرتبہ پھونکی جائے گی تو لوگ قبروں سے نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے) لیکن مرزا قادیانی کے نزدیک (کرنا) بمعنی مسیح موعود ہے۔ شہادت القرآن، مزید تشریح یوں کرتا ہے "آخری دنوں میں دو زمانے آئیں گے ایک ضلالت کا زمانہ اور اس میں ہر ایک زمینی اور آسمانی یعنی شقی وسعید پر غفلت سی طاری ہو جائے گی اور پھر دوسرا زمانہ ہدایت آئیگا بس ناگاہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ (شہادۃ القرآن ص ۲۴-۲۵)

(۵) سورۃ القلم کی اس آیت کو پڑھیئے۔ مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم (آیۃ ۱۲-۱۳) نیکی کی راہوں سے روکنے والا اور بایں ہمہ نہایت درجہ کا بد خلق اور ان سب عیبوں کے بعد ولد الزنا بھی ہے۔

(ازالہ اوہام جلد اول ص ۱۴)

ذرا سوچیئے اور غور کیجئے۔ کہ کیا مرزا قادیانی کا یہ ترجمہ درج بالا قرآنی آیت پر موزوں بیٹھتا ہے؟ اور کیا یہ قرآن کی "شستہ بیانی" سے مطابقت رکھتا ہے؟

(۶) قرآن کریم میں ایک مقام پر پیروان رسولؐ کو خیر الامم کہا گیا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (تم ایک بہترین قوم ہو جو دنیا کی اصلاح کے لئے اٹھی) مرزا قادیانی کہتا ہے:۔

الناس کے لفظ سے دجال ہی مراد ہے۔

(ازالۃ الاوہام جلد اول ص ۳۲)

(۷) خطبہ الہامیہ میں مرزا قادیانی کہتا ہے۔ کہ "صراط الذین انعمت علیھم سے مراد وہ ابدال و اولیاء ہیں۔ جو مسیح موعود پر ایمان لائے اور مغضوب و ضالین سے مراد میرے منکرین ہیں۔ تعجب ہے کہ آپ لوگ نماز پڑھنے کے باوجود مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ اور مجھ سے بیعت نہیں کرتے۔ (ملخص خطبہ الہامیہ ص ۱۲۷-۱۴۳)

(۸) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی شرح میں سورۃ النساء کی یہ آیت الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین۔ پیش کرتے ہوئے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:۔

وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت سکھانا آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس امت کو دعا سکھاتا ہے اھدنا الصراط..... انعمت علیھم پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں تو پھر یہ دعا کیوں سکھائی گئی۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۸)

مرزا قادیانی کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نبی، صدیق، شہداء، صالحین منعم علیہ ہیں۔ اور امت مسلم ان سے نبوت، صدیقیت، شہادت، اور صالحیت حاصل کر سکتی ہے۔ اسی کلمہ کے تحت مرزا قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے نبوت حاصل کرنے کا دعویٰ کیا۔

(۹) ایک شخص نے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی خدمت میں عرض کی کہ دنیا میں لوگ گنہگار ہوں گے مگر میرے جیسا گنہگار تو کوئی نہ ہوگا۔ میں نے بڑے بڑے سخت گناہ کیے ہیں۔ میری بخشش کس طرح ہوگی؟ حضرت نے فرمایا۔ دیکھو! خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں اور امت پیدا کروں گا۔ جو گناہ کرے اور میں اسے بخش دوں گا۔ (پیغام صلح ۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

قرآن کریم میں اس طرح کا خدا کا فرمانا کوئی بیان نہیں۔ البتہ ایک حدیث میں ایسا آیا ہے۔ جسے مرزا قادیانی (خدا کا کہنا) قرآن بنا کر پیش کر رہا ہے۔

(۱۰) قرآن شریف میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت کر رہی ہیں۔ (ازالہ کلاں جلد اول ص ۱۲۵ - ۲۰)

قرآن کریم میں ایک جگہ بھی وفات مسیح ثابت نہیں۔ یہ قرآن مجید سے لاعلمی اور ارادی تحریف ہے۔

(۱۱) اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں (جو دم عیسیٰؑ سے زندہ ہو کر اڑنے لگتے تھے) کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ (ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۰۷)

سورۃ آل عمران و سورۃ مائدہ سے یہ سب ثابت ہے۔ جس کا مرزا قادیانی انکار کر رہا ہے۔ اور یہ مرزا قادیانی کی قرآن سے جاہلیت اور بے بصیرتی کا ثبوت ہے۔ آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸ میں اس کا خود اقراری بھی ہے۔

(۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کیساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے۔ (حاشیہ ازالہ کلاں جلد اول ص ۲۰) قرآن کریم سورۃ اسریٰ میں سبحن الذی اسری بعبدہ میں (عبد) کا لفظ جسم و روح کو محیط ہے۔

لیکن مرزا کی جہالت و بے علمی دیکھو کہ معراج جسمانی و روحانی کو نرا کشف قرار دے رہا ہے۔

یہ ہے اس نبی کے علم قرآن کی حقیقت جو اپنے آپ کو حضور

باقی صفحہ ۲۶ پر

موت العالِم موت العالَم

یادگارِ اسلاف مولانا قاضی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ آف درویش

تحریر: قاری سید محمد شاہ نیو مراد پور مانسہرہ

بقیۃ السلف، علامہ محقق دوراں، عارف و زاہد حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب ساکن درویش ہری پور ۸۵ برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جامع الصفات بزرگ تھے۔ خانقاہ سراجیہ کے پرانے بادہ خوار تھے۔ تمام تحاریک میں نمایاں حصہ لیا۔ احرار سے لے کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تک یہ قافلہ جو علماء حق کا قافلہ تھا اس کے رکن رکین تھے۔ تمام فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قلمی جہاد کیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب حالیہ ختم نبوت کی تحریک میں ہری پور کے ساتھیوں نے ایک تنظیم قائم کی تو حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر مرکزیہ کو لے کر تشریف لائے اور ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ حضرت اقدس سے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو ہمت اور جذبہ عطا فرمائے۔

حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا جب ہزارہ کا دورہ ہوتا تو ہمراہ ہوتے مانسہرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب خطیب جامع مسجد ہر سال ختم نبوت کانفرنس منعقد فرماتے ہیں۔ آپ ہمیشہ حضرت اقدس کے ہمراہ تشریف لاتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو نہایت ادب سے بیٹھتے حضرت اقدس مدظلہ العالی کی ایک ایک بات کو دل کے کانوں سے سنتے۔ ہم لوگوں کو عملی نمونہ کر دکھاتے کہ اللہ والوں کی مجلس میں کیسے بیٹھنا چاہیئے۔

انکی وفات سے ہزارہ ڈویژن کے علمی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب خطیب مانسہرہ نے نماز جمعہ کے عظیم اجتماع میں انکی خدمات پر اظہار خیال فرمایا اور دعائے مغفرت فرمائی۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوگی تحصیل کے رہنماؤں مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحب، مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب اور راقم الحروف کو انکی وفات سے گہرا صدمہ ہوا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی اور انکی خدمات پر انکو خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سفر حج پر تھے اس لیے جنازہ پر تشریف نہیں لا سکے اگر وطن میں ہوتے تو جنازہ کی نماز حضرت ہی پڑھاتے۔ مگر افسوس حضرت موجود نہ تھے۔

تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ حضرت قاضی صاحب کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ مدارس قرآنیہ کے مہتممین سے استدعا ہے کہ وہ ایصال ثواب کے لیے ختم قرآن پڑھائیں۔ اخیر زمانہ میں انکا اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ کا مناظرہ چل رہا تھا اس ضمن میں بعض ذاتی اختلاف ہونے ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعائے مغفرت فرمائیں۔ آمین۔

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

از: حضرت مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

دجال ابن دجال

ناظرین کرام! آپ نے دجال اول اور بانی دجالیت کی ڈالی ہوئی بنیاد الحاد کو تو ملاحظہ فرمالیا کہ اس میں ہر رنگ اور پہلو موجود ہے۔ اب ابن دجال یعنی مرزا بشیر احمد مصنف کتاب سیرۃ المہدی کی لن ترانی سنئے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا الہامات اور دیگر مقامات پر مسیح موعود (مرزا قادیانی لعنۃ اللہ/ کو (معاذ اللہ) احمد کے نام سے پکارا ہے۔ (جو اوپر والے الہامات ذکر کئے) دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بیعت لینے پر اقرار کرلیتے تھے کہ آج میں احمد (مرزا) کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ پھر اس پر بس نہیں بلکہ اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا۔ پس یہ یقینی بات ہے کہ آپ احمد تھے۔ اب معاملہ بالکل صاف ہے قرآن شریف میں سورہ صف نکال کر دیکھو۔ احمد کے نہ ماننے والوں کیلئے کیا فتویٰ ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے کہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ یہ آیت بطور الہام مسیح موعود (مرزا) پر اتر چکی ہے جس سے اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچتی ہے کہ آپ احمد ہیں اور ان کے منکر کافر ہیں۔ کلمۃ الفصل صفحہ ۱۳۹ از مرزا بشیر احمد

ملاحظہ فرمایئے کہ اندرونی طور پر تمام بات کہہ بھی گئے ہیں۔ مگر کھل کر اس کو (مرزا) اسم احمد کا حقیقی مصداق قرار نہیں دے رہے۔ کیونکہ یہ بات اور عنوان نہایت اشتعال انگیز تھا۔

بھلا کون اس خبیث دجال کو احمد تسلیم کرے گا۔

پھر اس الحاد اور زندقہ کی تشریح یوں کی: کہ

دراصل احمد صرف سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اسم گرامی ہے۔ آپ کے سوا اور کوئی دوسرا احمد نہیں۔ مگر آپ کی دو بعثتیں ہیں۔ پہلی بعثت (تشریف آوری) میں آپ محمد تھے جو کہ جلالی رنگ کا مظہر ہے اور اس دوسری بعثت میں جو مرزا قادیانی کی صورت میں ہے۔ آپ احمد ہیں۔ جو کہ جمالی رنگ یعنی صلح و آشتی اور عدم جہاد و قتال کا مظہر ہے تو گویا بشارت عیسوی آپ کی پہلی بعثت کے متعلق نہیں جس میں آپ نفس نفیس تشریف لائے اور جلالی رنگ یعنی جہاد و قتال سے دین کو پھیلایا (لعنۃ اللہ علی الکاذبین والملحدین) دجال غیر مسلم محدین کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے) بلکہ یہ پیش گوئی آپ کی دوسری بعثت کے متعلق ہے جس میں آپ کا مثیل مرزا قادیانی مسیح موعود ہو کر آیا ہے لہٰذا اس کا نام مثیل اور بروزی طور پر احمد ہے۔ ملاحظہ ہو کلمۃ الفصل از مرزا بشیر احمد صفحہ ۱۳۹۔

پھر اس نظریہ کی تائید میں دجال اکبر (مرزا غلام احمد) کی چند عبارتیں نقل کرتے ہیں۔

چنانچہ آپ (مرزا صاحب) تحفہ گولڑویہ ص ۹۶ پر لکھتے ہیں کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مظہر آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہے جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ وہ جمالی طور پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے رنگ میں دین کو پھیلائے گا۔ پھر اس کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے کہ آپ کی یہ دونوں بعثتیں اور صفتیں (محمد جلالی و احمد جمالی) اپنے اپنے وقتوں میں ظاہر ہوں گی۔ اس لیے خدا نے صفت جلال کو (جو کہ اسم محمد کی مظہر ہے) صحابہؓ کے ذریعہ ظاہر کیا اور صفت جمالی (جو کہ اسم احمد کی مظہر ہے) کو مسیح موعود (مرزا) اور اس کے گروہ کے ذریعہ کمال تک پہنچایا اس کی طرف آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اشارہ ہے۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۶ پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہزار ششم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یعنی یہ بعثت اول (آپ کی بنفس نفیس تشریف آوری) ہے۔ مگر بعثت دوم (دوسری آمد) جس کی طرف آیت کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اشارہ ہے کہ وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو کہ اسم جمالی ہے۔ جیسا کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اس حقیقت کو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اپنی کتاب اعجاز المسیح صفحہ ۱۰۱ تا صفحہ ۱۲۲ تک وضاحت سے ذکر کیا ہے اور کھول کر بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو تشریف آوریاں تھیں۔ بعثت اول میں اسم محمد کی تجلی تھی۔ مگر بعثت دوم میں اسم احمد کی تجلی ہے۔ کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۳ از پسر مرزا بشیر احمد قادیانی۔

پھر مزید ایک نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

یہ عجیب نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں بعثتیں آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل ہی بتلائی جاچکی تھیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو صفت جلالی میں ظاہر ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ کی پہلی آمد کی پیش گوئی کی۔ لیکن عیسیٰؑ کو جمالی جلوہ عطا کیا گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے آپ کی دوسری بعثت یعنی اسم احمد کی پیش گوئی کی۔ پھر مرزا قادیانی

کی کتاب اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۲ سے اسکی تائید کی عبارت نقل کی ۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلالی اسم یعنی محمدؐ کو اختیار کرکے پیشگوئی کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مناسبت سے اسم احمدؐ کے ساتھ پیش گوئی کی ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دونوں نبیوں نے اپنے اپنے کامل مثیل کی طرف اشارہ کیا ہے پھر اسی صفحہ پر مزید وضاحت کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطاٗہ الخ (الفتح) سے ایک دوسری جماعت وآخرین منھم ۔ اور ان کے امام مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ بلکہ اس کے نام کی تصریح کر دی ۔ کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱ ۔

خلاصۂ کلام : آخر میں بطور خلاصہ لکھتے ہیں کہ ان تمام حوالہ جات سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سورہ الصف جس احمد رسول کی پیشگوئی ہے وہ احمد مسیح (مرزا) ہی ہے ۔ جس کی بعثت حسب وعدہ خداوندی وآخرین منھم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہے پھر سورہ الصف میں ہی ہم یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم الخ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں منکر پھونکوں یعنی فتویٰ تکفیر وغیرہ سے اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش نہیں کی گئی ۔ (بالکل غلط ہے ہر مخالف نے مختلف قسم کے الزامات ۔ طعن و تشنیع اور فتووں سے مزاحمت کی (القرآن) بلکہ مخالفین نے تلوار اٹھائی ۔ لیکن مسیح موعود کا زمانہ تلوار کا زمانہ نہیں (یہ بھی سراسر غلط) بلکہ یضع الحرب یعنی عدم جہاد کا زمانہ ہے (یہ تو بعد انقطاع شر و فتنہ ہے کما قال تعالیٰ حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ) اس لیے مخالف تلوار نہیں اٹھا سکے مگر انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا لیطفئوا نور اللہ بافواھھم لیکن ان کے مقابلہ میں بھی کوئی معمولی انسان نہ تھا ۔ بلکہ دم سے کافر مرتے تھے فتنہ بردار ۔

پھر لکھا ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے الہام احمد نام رکھا ہے ۔ اس لیے آپ کا منکر کافر ہے ۔ کیونکہ کے منکر کے لیے قرآن میں لکھا ہے کہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۔ کلمۃ الفصل صفحہ ۱۴۱ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نور (دین حق) کو پورا کرکے رہیگا ۔ اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو ۔ یعنی اہل اسلام کی ناگواری اور مخالفت کے باوجود مرزائیت کامیاب ہوگی ۔

ع (اے بسا آرزو کہ خاک شدہ)

التنبیہ : حضرات گرامی ! ذرا توجہ سے مندرجہ بالا اقتباسات ملاحظہ فرمائیے ۔ اور اندازہ لگائیے کہ کس طرح مرزا قادیانی اور اس کی ذریت متفقہ اسلامی عقائد و نظریات کو تلبیس کرکے عوام اہل اسلام کو راہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھٹکا رہے ہیں ۔ اور پھر یہ بھی آپ کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ اپنے آپ کو احمدی کیوں کہتے ہیں ؟ کہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کا مصداق مرزا قادیانی ہے (العیاذ باللہ) اور بزعم مرزا اس پر نازل شدہ مندرجہ بالا الہامات میں بھی جو ان کو احمد سے خطاب کیا گیا ہے ان کے پیروکاروں کو احمدی کہا جائے گا ۔ لہٰذا اگر ہم ان کو احمدی کہنے لگیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے یہ بات تسلیم کرلی کہ واقعی یہ آیت مبارکہ (اسمہ احمد) خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں نہیں بلکہ مرزائے قادیانی کے متعلق ہے ۔ (العیاذ باللہ) نیز مرزا صاحب کے تمام الہامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ اور قرآن مجید کی طرح حق اور سچے ہیں ۔ اور وہ اپنے تمام دعاوی مثل مسیحیت اور نبوت میں سچا تھا ۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ یہ امور تسلیم کرکے کوئی بھی انسان ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا ۔ لھٰذا ہمیں محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا ۔ لہٰذا ہمیں کسی صورت میں مرزائیوں کو احمدی نہ کہنا چاہیئے له

(حوالہ : اللہ تعالیٰ نے اس امت کا نام خود مسلمان رکھا ہے ۔ حضرت ابراہیمؑ ہمارے جد امجد نے ہمارا نام مسلمان ہی رکھا ہے (الحج) ۔ مگر قادیانی حضرات مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر اپنے آپ کو بجائے مسلمان کے احمدی (بطور لقب کے) کہلاتے ہیں ۔ چنانچہ مرزا محمود لکھتے ہیں کہ جس دن سے وہ قوم احمدی (مرزائی) ہوئے ہر تبار و قوم الاحمدیہ ہوگئی ۔)

التنبیہ الثانی : آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ مرزا صاحب خود تو صاف اور دو ٹوک الفاظ میں اسمہ احمد کا حقیقی مصداق ہونا واضح نہیں کرتے بلکہ مبہم اور ملی جلی بات کرتے ہیں جس سے دونوں باتیں نکل آتی ہیں گویا وہ خام مٹیریل مہیا کر دیا اور کہیں کہیں صراحت کے بالکل قریب پہنچ جاتے ہیں ۔ یا بالفاظ دیگر معنون تو مہیا کردیا لیکن عنوان قائم کرنے کی ذمہ داری اپنی ذریت پر لگا دی ۔ جو اس نے بطریق کمال پوری کردی ۔

دوسرے نمبر پر مصنف سیرۃ المہدی وکلمۃ الفصل کی چالبازیاں اور عیارانہ قلابازیاں بھی ملاحظہ فرمالیں کہ کس طرح اس نے مرزا صاحب کی فراہم کردہ بنیاد پر تدریجی استواری کا حق ادا کیا ہے ۔ کیسے شاندار طریقے سے بات کو آگے بڑھایا ہے ۔ مگر ابھی معاملہ کچھ برزخی حیثیت میں رکھا کہ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی کچھ کارروائی کا موقع رہ جائے ۔ (اب اگلے مرحلہ پر مثیل دجال مرزا محمود کی کارکردگی سماعت فرمائیے)

مرزا محمود قصر دجالیت کا معمار

الحاد و زندقہ کو حد کمال تک پہنچانے کی سعادت حاصل کرنے والے مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود علیہ ما علیہ اپنی مشہور کتاب انوار خلافت میں گوہر افشاں ہیں کہ

۱ : میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت (اسمہ احمد) مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ (حوالہ اس سے مراد لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی ہیں جنہوں نے اس مسئلہ پر القول المجید نامی ایک کتاب لکھی ہے ۔) احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے (واقعی از روئے قرآن و حدیث اور

باقی صفحہ ۲۶ پر

امریکی قونصلیٹ رچرڈ ڈکی کا دورۂ ربوہ ، سرکردہ قادیانیوں سے چار گھنٹے خفیہ مذاکرات

جب بھی قادیانیوں کا بجٹ اجلاس ہوتا ہے امریکی قونصلیٹ کو دورۂ ربوہ کرنا پڑتا ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، علامہ عبدالرحیم اشعر، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حاجی منیر اختر لغاری، ختم نبوت یوتھ فورس کے جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ربوہ میں امریکی قونصلیٹ کے قادیانی لیڈروں سے بند کمرہ میں طویل مذاکرات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قونصلیٹ کے خفیہ مذاکرات اسلام اور پاکستان کے لیے خطرہ کا الارم ہیں۔ کیونکہ قادیانی پاکستان اور اسلام کے غدار ہیں۔ سامراجی قوتوں کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ قادیانی گروہ کے سربراہ کا بیان ریکارڈ پر ہے کہ ”عنقریب پاکستان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا“۔ امریکی قونصلیٹ کا ایسی ملک دشمن جماعت کے لیڈروں سے پانچ گھنٹے تک طویل مذاکرات سفارتی آداب کے خلاف اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ مذکورہ بالا راہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ امریکی قونصلیٹ رچرڈ ڈکی کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک بدر کیا جائے۔

مذکورہ بالا رہنماؤں نے کہا کہ امریکی قونصلیٹ کی ملاقات کو جناب یاسر عرفات کے حالیہ بیان کے تناظر میں اگر دیکھا جائے جس میں انہوں نے حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کو خبردار کیا ہے کہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کو باہر سے نہیں بلکہ اندرونی طور پر سبوتاژ کیا جائے گا“ نیز یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ میں دو درجن سے زائد قادیانی موجود ہیں۔ جس ممکن ہے کہ امریکی سامراج قادیانی ملازموں کو استعمال کرکے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتا ہو۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے امریکی سفارت خانے مسلسل قادیانیت نوازی کو امت مسلم کے جذبات و احساسات سے کھیلنے کے مترادف قرار دیا

---

۴۰ ہزار پاکستانیوں نے امریکہ میں سیاسی پناہ کی درخواستیں دی ہیں افغانی برمی اور قادیانی بھی شامل ہیں

واشنگٹن، امریکی محکمہ امیگریشن پاکستانی پاسپورٹوں پر آئے ہوئے چالیس ہزار سے زائد افراد کی سیاسی پناہ کی درخواستیں زیر سماعت ہیں۔ ان میں ایک بڑی تعداد افغانی قادیانی اور برمی مسلمانوں کی ہے جو پاکستانی پاسپورٹ پر امریکہ آئے تھے۔ امریکی امیگریشن کی جانب سے بعض درخواستوں کے مسترد کیے جانے کے بعد کئی ارکین وطن نے مقامی عدالتوں میں اس فیصلے پر نظر ثانی کی درخواستیں دائر کر رکھی ہیں۔

امریکی قونصل کا پُراسرار دورۂ ربوہ

مرزا طاہر سے لندن میں رابطہ

چنیوٹ: لاہور میں متعین امریکی قونصل رچرڈ ڈکی قادیانی جماعت کی دعوت پر ربوہ پہنچے جہاں قادیانی رہنما مرزا منصور احمد اور دیگر سرکردہ قادیانی راہنماؤں نے ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور خصوصی مہمان خانہ میں ٹھہرایا۔ اس مہمان خانے کے گرد سیکورٹی کے انتظامات کیے گئے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مقامی انتظامیہ اور خفیہ ایجنسیوں کے نمائندوں کو بھی اس میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا تھا۔ مسٹر ڈکی اس سال ربوہ کے کئی دورے کر چکے ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس مدت میں انہوں نے قادیانی راہنماؤں سے چار گھنٹے تک تفصیلی بات چیت کی۔ ان میں جماعت احمدیہ کے صدر مرزا منصور احمد، مرزا ناصر احمد کا بیٹا مرزا فرید احمد، مرزا خورشید احمد، چوہدری نذیر احمد، راشد احمد، ڈاکٹر ظہیر الدین اور رفیق احمد وڑائچ شامل تھے۔ ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور زیر غور آئے۔ ان ذرائع نے بتایا کہ مسٹر ڈکی نے لندن میں مرزا طاہر احمد سے بھی فون پر بات کی۔ امریکی قونصل نے اپنے اس دورہ کو نجی قرار دیا ہے۔ جب ان کی توجہ اس جانب دلائی گئی کہ تمام دنیا میں مسلمان قادیانیوں کے لیے خصوصی سوچ رکھتے ہیں اور اس تناظر میں امریکی سفارت کار قادیانیوں سے نجی ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے اس کا جواب خاموشی سے دیا۔ یہاں یہ تاثر عام ہے کہ جب بھی قادیانی جماعت کی ایگزیکٹو کا اجلاس ہوتا ہے اور اس کے بجٹ کو آخری شکل دی جاتی ہے تو امریکی قونصل قادیانی ہیڈکوارٹرز کا دورہ کرتے ہیں۔ انہوں نے یہاں متعدد قابل دید مقامات کا دورہ بھی کیا۔

خبریں

اخبارِ ختم نبوت

ربوہ میں امریکی قونصلیٹ اور قادیانیوں کے درمیان ۴ گھنٹے خفیہ مذاکرات پاکستان کے خلاف سازش ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے اتوار کو ربوہ میں امریکی قونصلیٹ رچرڈ ڈکی اور سرکردہ قادیانیوں سے چار گھنٹے تک خفیہ مذاکرات کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں اور امریکی نمائندہ کے درمیان ہونے والی بات چیت سے مسلمانان پاکستان کو آگاہ کیا جائے اور قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور ربوہ کو کھلا شہر ...

ایک ہزار ایکڑ اراضی پر مقیم لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ۲۶ تا ۲۸ اپریل کو ربوہ میں منعقد ہونے والی کل پاکستان قادیانی مجلس مشاورت پر پابندی لگائی جائے کیونکہ قادیانیوں کے سرکردہ ایک ہزار کے قریب لوگ اکٹھے ہو کر ملک کے خلاف سازشیں تیار کرتے ہیں اور تخریب کاری کے منصوبے مرتب کرتے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ صوبائی حکومت اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے قادیانیوں کو مجلس مشاورت منعقد کرنے کی اجازت دیدی ہے جس میں انجمن احمدیہ ربوہ کا بجٹ بھی پاس کیا گیا جو اس دفعہ ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ۳۰ ہزار روپے کا تھا جو مسلمانوں کو مرتد کرکے قادیانی بنانے پر خرچ ہوگا۔ اس طرح تحریک جدید، وقف جدید، خدام الاحمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کے الگ الگ بجٹ تھے۔ اس کے علاوہ ضلعی تنظیموں کے پاس جو لاکھوں روپے کے فنڈز ہیں وہ الگ ہیں۔ جبکہ گذشتہ سال قادیانیوں نے مجلس مشاورت میں اسلام اور ملک کے خلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز تقریریں کی تھیں۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر قادیانیوں کے بڑے بڑے لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلامی نظریاتی کونسل کے تیار کردہ مسودہ قانون مرتد کی شرعی سزا قتل کا قانون کے نفاذ سے خائف ہیں۔ اور شریعت بل کے نفاذ سے بھی ان کا مستقبل تاریک نظر آرہا ہے۔ جبکہ قادیانیوں نے مرزا طاہر کی شہ پر ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلبہ کو ربوہ سٹیشن پر شدید زدوکوب کیا تھا جس کے نتیجہ میں پاکستان میں ختم نبوت تحریک چلی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ قادیانی امریکہ سے سازباز کرکے پاکستان کی امداد بند کرادیتے ہیں اور خود رعائتیں چاہتے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کے لیے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

بقیہ: ہر مسلمان کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے

کوشش کرلی اور نصیحت و خیر خواہی کا حق ادا کردیا تو اس پر بھی اگر کوئی گمراہی پر جما ہے تو تم اس کی فکر میں مت پڑو۔ اس حالت میں دوسروں کی گمراہی یا غلط کاری سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اس آیت میں مفسرین نے ایک اور خاص نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ اس آیت میں مسلمانوں کو بصیغہ جمع خطاب کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ تم سب اپنے نفس کی حفاظت کرو تو گویا تمام مسلمان مثل ایک نفس کے ہیں اس لیے آپس میں ایک دوسرے کو سمجھانا اور راہ پر رہنے کی ہدایت کرنا اور دوسرے کی اصلاح کرنا اپنی ذات کی اصلاح کی طرح ہے تو گویا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو نصیحت کرنا بھی اپنے نفس کی اصلاح ہے۔

الحاصل آیت سے معلوم ہوا کہ کفار و فساق کی حالت پر زیادہ افسوس اور حسرت کرنے سے مومنین کو منع کیا گیا ہے اور یہی طریق ہے کہ عارفین کا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر چکنے کے بعد کسی کے زیادہ درپے نہیں ہوتے۔ اب یہاں تک دینی مصالح کے متعلق احکام تھے۔ آگے دنیوی مصالح کے متعلق بعض احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔

دعا کیجئے

حق تعالیٰ ہمیں بھی اپنے نفس کی کی فکر عطا فرمائیں اور حسب استطاعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

یا اللہ ہم کو جو آپ نے اپنے فضل و کرم سے اسلام و ایمان کی دولت عطا فرمائی ہے تو اس پر ہم کو استقامت نصیب فرمائیے۔ اور ہر حال میں ظاہراً و باطناً ہم کو شریعت مطہرہ کے احکام کی پابندی نصیب فرمائیے۔

یا اللہ جہالت کی اور دین کے خلاف غلط رسول سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور سلف صالحین کے اتباع کی توفیق عطا فرمائیے۔

یا اللہ اس وقت اس ملک اور قوم میں جو خلاف شرع رسوم جاری اور ساری ہیں ان کی اصلاح کی توفیق ہماری قوم کو نصیب فرمائیے۔ اور باپ دادا کی کورانہ

تقلید پر جو اڑے ہوئے ہیں ان کو ہدایت نصیب فرمائیے۔

یا اللہ ایسے غلط کاروں کو ہم کو مقدور بھر حق کی تبلیغ و دین و تعلیم، نصیحت و خیر خواہی سے سمجھانے کی توفیق و صلاحیت عطا فرمائیے۔ آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

بقیہ: قادیانیوں کو احمد کہنا کفر ہے

اجماع امت ایسا ہی ہے) لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہے۔ میں اس بات کے ثبوت میں اپنے پاس خدا کے فضل سے دلائل رکھتا ہوں اور تمام دنیا کے علماء و فضلاء کے سامنے بیان کرنے کو تیار ہوں حتی کہ میں انعام کے لیے بھی تیار ہوں۔ اگر کوئی میرے دلائل ثابت کر دے اور قرآن و حدیث سے یہ ثابت کر دے کہ احمد نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا، صفت نہ تھی اور جو نشانات قرآن کریم نے احمد کے بیان فرمائے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں اور یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر چسپاں فرمائی ہے تو میں ایسے شخص کو ایک معقول تاوان جو فریقین کو منظور ہو دینے کو تیار ہوں۔ (الفضل خلافت نمبر ۱۹۶۱ء، مطبوعہ ۱۹۱۶ء)

خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ کا اصل مصداق مرزا صاحب ہیں۔

قرآن کریم میں جو احمد کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے آیات پڑھی ہیں جن میں احمد کا ذکر ہے۔ اب میں خدا کے فضل سے بتاتا ہوں، کہ ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف احمدیت کی وجہ سے اس کے مصداق ہیں ورنہ جس احمد نام کے انسان کے متعلق خبر ہے وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں (یعنی مرزائے قادیانی) (انوار خلافت صفحہ ۲۱)

بقیہ: مرزا کی قرآن دانی

رسالت مآب سے اکمل و افضل سمجھتا ہے۔ العیاذ باللہ،

(۱۳) یوم الدین کے متعلق مرزا قادیانی کا ارشاد ہے:

وسمّی زمان المسیح الموعود یوم الدین لانہ یحیی فیہ الدین (اعجاز المسیح، خزائن ...)، بحوالہ سیف چشتیائی ص ... اللہ

مال نے مسیح موعود کے زمانہ کا نام "یوم الدین" رکھا کیونکہ اس زمانہ میں دین کو زندہ کیا جائے گا۔) قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یوم الدین، روز قیامت یا روز آخرت کے معنوں میں آیا ہے۔

(۲) جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں قرآن نازل ہونے کا ذکر بھی ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنٰہ قریبا من القادیان۔ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے (ازالہ اوہام ص ۷۶ سطر ۱۴)

یاد رہے کہ سارے قرآن مجید میں کہیں بھی لفظ قادیان نہیں آیا ہے

بقیہ :۔ سید احمد شہید

پڑتی ہے تو ساتھیوں کے ساتھ مل کر لکڑی چیرتے ہیں۔ گھاس چھیلتے ہیں۔ بوجھ اٹھاتے ہیں۔

رائے بریلی کو مرکز بنایا گیا تو سینکڑوں ساتھیوں کے قیام کے لئے وسیع مکان (بیرک) کی ضرورت ہوئی۔ یہ کچا مکان رفقاء قافلہ نے خود اپنے ہاتھ سے تعمیر کیا سید صاحب ان ساتھیوں کے دوش بدوش کام کر رہے تھے اور دنیا کو مساوات کا صحیح درس دے رہے تھے۔

بقیہ :۔ غیبت، چغلخوری، عیب جوئی

کرے بلکہ اسکے قصور کو معاف کرے، کیونکہ از خرداں عصیاں و از بزرگاں اعتنا اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو نہایت دوست رکھتا ہے اور اجر جزیل عنایت کرتا ہے۔

● میمون بن مہران کی لونڈی ایک روز پیالہ میں شوربا لائی اتفاقاً وہ شوربہ میمون پر گر پڑا، میمون نے اس لونڈی کو مارنے کا ارادہ کیا، اس لونڈی نے کہا اے مولیٰ اللہ تعالیٰ غصہ کھا جانے والوں کی مدح کرتا ہے۔ اس کے موافق تم کو عمل لازم ہے۔ میمون نے کہا۔ اچھے لوگوں کی تعریف والکاظمین الغیظ کے موافق میں غصہ پی لیا۔ پھر لونڈی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اچھے لوگوں کی تعریف یہ بھی فرماتا ہے کہ اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو قصور کو معاف کرتے ہیں۔ میمون نے کہا میں نے تیرے قصور کو معاف کیا۔ پھر اس لونڈی نے کہا اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے میمون نے کہا، میں تجھ پر احسان بھی کرتا ہوں اور تجھ کو آزاد کرتا ہوں۔

بقیہ :۔ ماں کی دعا جنت کی ہوا

سے ایک اشرفی لے لو اس میں برکت ہے، بس یہ سن کر وہ وہاں گیا اور ایک اشرفی لے آیا۔ وہاں سے واپسی پر اس نے دیکھا کہ ایک شخص دو مچھلیاں فروخت کر رہا ہے اس شخص نے دریافت کیا کہ دونوں مچھلیاں کس قیمت پر دو گے؟ مچھلی والے نے جواب دیا کہ ایک اشرفی ان کی قیمت ہے۔ چنانچہ اس شخص نے وہ اشرفی دے کر دونوں مچھلیاں خرید لیں اور جب ان کو لے کر گھر آیا اور مچھلیوں کا پیٹ چاک کیا تو ایک مچھلی کے پیٹ سے ایک ڈبیہ برآمد ہوا جس میں سے ایک موتی لیکر وہ بادشاہ وقت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو بادشاہ کو بہت پسند آیا اور اس کے بدلے بادشاہ نے اس شخص کو ایک کثیر رقم عطا کر دی نیز اس سے کہا کہ اگر تم اس کا جوڑا ملا دو تو میں تم کو بے شمار دولت عطا کروں گا یہ سن کر اس شخص نے وہ دوسرا موتی بھی بادشاہ وقت کو پیش کر دیا جس کے عوض بادشاہ وقت نے اپنے وعدہ کے مطابق اس شخص کو کثیر رقم عطا کر دی جسکو لے کر وہ گھر چلا آیا اور اپنے والد کی خدمت کی بدولت سب بھائیوں سے زیادہ مالدار ہو گیا۔

فائدہ: خدمت والدین کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کو اس دولت سے نوازا۔ خدمت والدین حقیقت میں بہت بڑی چیز ہے۔

بقیہ :۔ تحریک ختم نبوت کی یادیں

کر گولی مار دو۔ اس نے گولی کا سن کر دیوانہ وار رقص شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی ختم نبوت زندہ باد ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور وجد آفریں کیفیت طاری کر دی یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کر دو کہ یہ دیوانہ ہے اس نے رہائی کا سن کر پھر نعرہ لگایا۔ ختم نبوت زندہ باد قارئین کرام! میں لکھتے ہوئے نعرہ لگاتا ہوں اور آپ پڑھتے ہوئے نعرہ لگائیں۔

ختم نبوت زندہ باد

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازہ داتا دربار کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے اور دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہو گئے تو ایک اسی سالہ بوڑھا اپنے معصوم پانچ سالہ بچے کو اپنے کندھے پر اٹھا کر لایا۔ باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا۔ دو گولیاں آئیں اسی سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینہ سے شائیں کر کے گزر گئیں دونوں شہید ہو گئے۔ مگر تاریخ میں اس نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اسی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لیکر پانچ سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

بقیہ :۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں سب سے اونچا درجہ حضرت ابوبکرؓ کا ہے پھر حضرت عمرؓ کا پھر حضرت عثمانؓ کا اور پھر حضرت علیؓ کا اسی طرح بعض صحابہ بعض سے اونچا درجہ رکھتے ہیں لیکن کم سے کم درجہ صحابی بھی کسی ایسے بزرگ سے جو صحابی نہ ہو درجہ میں بہت اونچا ہے، چاہے اس صحابی کا عمل اس سے بہت کم ہو اس لئے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ایسی عبادت ہے کہ اس کا بدلہ نہیں اور یاد رکھو جب کسی صحابی کا نام لو تو اس کے آخر میں رضی اللہ عنہ کہا کرو اور اگر عورت (صحابیہ) ہو تو رضی اللہ عنہا کہا کرو۔

عقیل ۔ اچھا امی اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ لے اور وہ باتیں بھی کر لے تو کیا وہ صحابی ہو گا۔ **امی** ۔ بیٹے خواب میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بڑی خوش نصیبی کی بات ہے مگر اس سے کوئی صحابی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی خواب میں سنی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں حدیث کہی جا سکتی ہیں۔

عقیل ۔ آپ نے بتایا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو حدیث کہتے ہیں لیکن خواب میں اگر آپ سے باتیں سنی جائیں تو وہ حدیث نہ ہوں گی۔ اللہ کا شکر ہے کہ آج آپ سے بہت اچھی اچھی باتیں معلوم ہوئیں۔ میں ان باتوں کو ان شاء اللہ کبھی نہ بھولوں گا اور دوستوں کو بھی بتاؤں گا۔

امی ۔ ان شاء اللہ، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے اور سارے مسلمانوں کو نیک بنائے۔

جنت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں

—— الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی از سرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۲۷۷۶ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ